سسرال

مونہ رضوان کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

سسرال

از مونہ رضوان

عامر کے سینے سے لگی وہ اسے محسوس کر رہی تھی۔۔اس کی یہ رات زندگی کی سب سے حسین رات تھی۔۔اس نے عامر سے کوئی محبت کے دعوے نہیں کیے تھے نہ ہی ملاقاتیں ہوی تھیں۔۔مگر اب وہ اس کا شوہر تھا اور اپنے مجازی خدا سے وہ بے پناہ محبت کرتی ہے۔۔۔

عامر مجھے یقین نہیں ہوتا کہ ہماری شادی ہو گئی ہے۔۔

مومنہ نے سر اس کے سینے پر رکھے ہی عامر سے کہا۔

میری جان یہی حقیقت ہے ہم دونوں ساتھ ہیں۔۔۔

عامر نے اس کے بالوں میں پیار دے کر اسے مزید سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں۔۔۔مومنہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

مومنہ ایک بات کہنی ہے۔۔۔عامر نے اپنا سر کے سر پر ٹیک کر کہا

بولیں نا کیا کہنا ہے۔۔۔مومنہ نے محبت سے کہب

چاہے کچھ بھی ہو میرے ماں باپ سے کبھی بد تمیزی نہیں کرنا انیں اپنا سمجھ کر خدمت کرنا میرے والدین تمہارے والدین ہیں۔۔۔ہمم

عامر نے پیار سے اسے بتایا

جی میں ہمیشہ ان کی خدمت کروں گی آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔۔۔

مومنہ نے خلوص سے اور پورے دل کے ساتھ کہا تو عامر کو اس معصوم لڑکی پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔۔

❤❤❤۔

کیوں مومنہ اپنے میکے کا جوڑا پہن لیا۔۔لوگوں کو یہ ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میری ساس نے مجھے کچھ دیا ہی نہیں ہے۔۔۔

مومنہ کی ساس سلمہ نے شادی کے پہلے دن طنز کا تیر چھوڑا۔۔

مومنہ نے سر جھکا لیا اس نے وہ سوٹ اس لیے پہنا تھا کیوں کہ اسے وہ پسند تھا مگر ساس کے طنز پر اسے لگا کہ ان کا لہجہ ہی ایسا ہے وہ پیار سے کہہ رہی ہیں۔۔۔وہ اٹھی اور اپنے کمرے میں آکر فوراََ کپڑے تبدیل کر کے اپنی بری کا ایک سوٹ نکال کر پہنا۔۔۔

کپڑے تبدیل کر کے وہ کچن میں چلی گ ئی۔۔۔

یہ ہوئی نا بات چلو اب کھیر بناؤ نائلہ نے کسٹرڈ بنانا ہے۔۔۔

سلمہ کہہ کر کچن سے نکل گ ئی۔۔نائلہ آپی مجھے کھیر بنانی نہیں آتی آپ مجھے گائیڈ کریں گی۔۔۔مومنہ کو لگا کہیں اس کی ساس کو اس کی کھیر پسند نہ آئی تو کیا سوچیں گی اس لیے اس نے اپنی جیٹھانی کو کہا تو نائلہ اسے گائیڈ کرنے لگی۔۔۔

کھیر بنا کر سب کو سرو کی سب نے کھیر کھا کر برتن رکھے اور اپنے کاموں میں لگ گے۔۔۔

شاید یہاں تعریف کرنے کا رواج نہیں ہے خیر میں بھی کی سوچ رہی ہوں۔۔۔

مومنہ نے دل میں سوچا۔۔۔اسے لگا شاید میری پہلی کوکنگ پر تعریف ہو گی مگر کسی نے ایک لفظ تک نہ کہا تو وہ سر جھٹکتی کمرے میں آگ ئی۔۔۔

❤❤❤۔

مومنہ اپنے والدین کی ایک بیٹی ہے۔۔۔اس کے دو بھائی سلطان اور ارسل جو کہ اس سے چھوٹے ہیں۔۔۔ مومنہ سترہ سال کی ہے اور سلطان پندرہ کا۔ارسل کی عمر دس سال ہی۔۔۔۔

شہزاد صاحب اور شازیہ بیگم کے یہ تین ہی بچے ہیں۔۔۔

مومنہ کی شادی کم عمری میں ہی کر دی گ ئی۔۔۔کیوں کہ اچھا رشتہ ملنے پر .ں گمنی کے بعد اس کے سسرال والوں نے شادی کا زور دینا شروع کر دیا اس لیے مجبوراََ اس سترہ سال کی معصوم لڑکی کو پیا دیس بیاہ دیا گیا۔۔۔

مومنہ جوائی نٹ فیملی میں بیاہ کر آئی۔۔ تھی۔۔۔ صدیق صاحب کا ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں تھیں۔۔۔بیٹیوں کو بیاہ کر انہوں نے بیٹے کی شادی کروائی۔۔ ان کی بہو کو گلے کا کینسر ہو گیا جس وجہ سے وہ چھ بچوں کو رلتا چھوڑ اللہ کو

پیاری ہو گ ئی یں۔۔۔ ان کی وفات کے ایک سال بعد ان کے شوہر عرفان نے دوسری شادی سلمہ سے کر لی۔۔۔ ان کے چھ بچوں کو سلمہ نے پال پوس کر بڑا کیا۔۔ سلمہ ایک غریب گھر کی لڑکی تھی اس لیے مجبوراً پرائی اولاد پالنی پڑی کیوں کہ عرفان کے گھر وہ عیاشی کی زندگی گزار رہی تھی ۔۔۔

کچھ عرصے میں سلمہ کے اپنے چار بچے پیدا ہو گے۔۔۔

اس طرح کل ملا کر سب بچے دس تھے۔۔۔

چھ سگے اور چار سوتیلے۔۔۔

رابعہ۔ذیشان۔عامر۔اریبہ۔ارسلان۔آمنہ۔۔۔یہ چھ سگے بہن بھائی تھے ۔۔علیشہ ۔۔انس انیس جڑواں بھای اور علیشبہ ۔۔۔ یہ چار سوتیلے تھے۔۔۔

انس انیس پیدائی ش سے ہی نہیں چہرے سے بھی جڑواں تھے۔۔۔ابھی صرف چھ سال کے ہی تھی۔۔۔

گھر والوں نے بڑے دو بھای عامر اور ذیشان کی شادی کا فیصلہ کیا۔۔۔

ذیشان نے اپنی پھپو کی بیٹی نائی لہ کو پسند کیا اور گھر والوں کی خلاف ورزی کے باوجود نائی لہ سے منگنی کر لی۔۔۔عامر کے لیے مومنہ کا رشتہ مانگا گیا جو کہ عرفان صاحب کے دوست کی بھتیجی تھ۔۔

دونوں بھائی یو کی شادی ایک ساتھ کروائی گ ئی۔۔ اس طرح گھر میں دو بہوئیں نائی لہ اور مومنہ بھی آگ ئی یں۔۔۔

❤❤❤❤۔

دیکھ مومنہ یہ نائی لہ سے دور ہی رہنا یہ جادو تونے کرتی ہے ایسا نہ ہو کہ تجھ پر بھی کچھ کروا دے۔۔۔

سملہ سے مومنہ اور نائی لہ کا ایک ساتھ رہنا ہضم نہیں ہوتا تھ۔۔ اسے نائی لہ سے تو دشمنی تھی ہی مگر وہ چاہتی تھی کہ گھر میں صرف سلمہ کی مرضی چلے اور نائی لہ ایک ہوشیار عورت تھی وہ عمر میں اپنے شوہر سے بھی چار سال بڑی تھی تو ہوشیار کیسے نہ ہوتی۔۔۔

مگر امی وہ جادو کیوں کرتی ہیں؟؟

مومنہ نے ازلی معصومیت سے پوچھا۔۔ بھلااس معصوم کو کیا معلوم کہ اس کی ساس کیا کھیل کھیل رہی ہے۔۔۔

بس وہ چاہتی ہے کہ تو اس گھر میں نہ رہے وہ تیری دشمن ہے۔۔۔

سلمہ نے بڑی مہارت سے مومنہ کا بین واش کیا۔۔۔

۔۔۔۔عامر کیا نائی لہ آپی جادو کرتی ہیں؟؟ مومنہ نے تجسس سے مجبور ہو کر عامر سے پوچھ ڈالا

تم سے کس نے کہا۔۔۔عامر نے چونک کر سوال کیا۔۔۔

امی کہہ رہی تھیں۔۔۔

مومنہ کی معصومیت پر عامر کو جی بھر پیار آیا تھ۔۔۔

امی ہیسے کرتی ہیں ان کی باتوں پر دھیان مت دوان کو عادت ہے۔۔۔

عامر نے اس کے ماتھے پر پیار دیتے ہوے کہا تو مومنہ جھینپ گ ئی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نائی لہ آپی مجھے کچھ کام ہے یہاں آئی یں گی۔۔۔

مومنہ نے کچن میں کھڑی نائی لہ سے کہا جو اریبہ کے ساتھ گپین ہانکنے میں مگن تھی۔۔۔

خیر تو ہے آج سب کو کام پڑ گے مجھ سے۔۔۔نائی لہ ہنستی ہوی اس کے پیچھے آ گ ئی۔۔

نائی لہ آپی یہ میں نے چیک کیا تھا تو کیا ہوا ہے۔۔۔؟

مومنہ نے پریگنینسی سٹیک آگے کر کے دکھایا۔جس پر دو لائی ن بنی نظر آ رہی تھیں۔۔۔

یہ تو پازیٹو و بتا رہے ہیں مگر کبھی غلط بھی ہوت ہے ہاسپٹل جا کر چیک کروانا کل پھر پتا چلے گا۔۔۔

نائی لہ نے سٹیک دیکھتے ہوے کہا۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔مومنہ نے سٹیک کو احتیاط س ایک ٹشو پیپر میں رکھ دیا۔۔

ارے پگلی اسے پھینک دو کیوں رکھا ہے۔۔

نائی لہ نے ٹشو پیپر میں رکھی سٹیک کو دیکھ کر کہا

جی پھینک دوں گی۔۔ مومنہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔

سٹیک کو پورا دن پاس رکھا پھر آخر عامر کے کہنے پر اسے پھینک ہی دیا وہ بہت خوش تھے

کیوں کہ بچے ان دونوں کو ہی پسند تھے۔۔ شادی کے ایک ماہ میں ہی وہ پریگننٹ تھی اس

لیے سب ہی اس کا خیال رکھتے تھے۔۔۔ نائی لہ کو یہ بات شدید کڑھتی تھی

کہ اسے اتنی اہمیت کیوں مل رہی ہے

اتنی جلدی بچہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔ اپنی جان تو دیکھو۔۔۔ کتنی کمزور

ہو۔۔ تمہاری امی نے نہیں بتایا کہ شادی کے کچھ عرصہ تک احتیاط کرتے ہیں۔۔

نائی لہ نے طنزً مومنہ کو کہا ۔۔ مجھے بچے پسند ہیں۔۔

مومنہ نے پرجوش ہو کر کہا۔۔۔ اچھا مگر میں نے تو گیپ رکھا ہوا ہے مجھے بچے نہیں

چاہیے۔۔۔

آج کل کی مائیں بیٹیوں کو سہی طرح سکھاتی نہیں اور شادی کروا دیتی ہیں پتا نہیں کیسی جاہل ہوتی ہیں۔۔۔

نائلہ نے مومنہ کی ماں کو طنز کا نشانہ بنایا جس پر مومنہ کا دل ٹوٹا تھا۔بھلا اس ماں کا کیا قصور تھا بچے تو اللہ کی مرضی سے پیدا ہوتے ہیں۔۔

مومنہ نے سر جھکا لیا۔۔اسے لگا شاید یہ بھی مزاق کر رہی ہے مگر اس کے دماغ نے اس کے خیال کی نفی کی تھی۔۔۔

آگئے آپ کتنا ٹائم لگا یا ہے کب سے انتظار کر رہی ہوں۔۔۔

مومنہ نے عامر کے آتے ہی گلے شروع کر دیے۔۔۔

جان بس ٹائم تو لگتا ہے نا۔۔۔ عامر نے اسے پیار کرتے کہا

اچھا سب لوگ آگئے میں ان سے مل آتی ہوں۔۔۔ مومنہ نے اچھل کر کہا۔۔۔سب گھر والے گاؤں گے ہوے تھے مومنہ پر یگنینسی کی وجہ سے سفر نہیں کر رہی تھی۔۔۔گھر میں نائلہ ذیشان رابعہ اور مومنہ ہی تھے۔۔ شام میں عرغان

صاحب بھی آ گے تھے باقی سب دو دن بعد لوٹے تھے تو مومنہ خوش ہو گی تھ۔۔۔

بات سنو مومنہ۔۔۔۔عامر نے اسے روکا۔۔

جی بولیں۔۔۔مومنہ واپس پلٹی تھی۔۔

یار نائی لہ آپی ناراض ہو کر چلی گ ئی ہیں؟؟

عامر نے بیڈ پر لیٹتے ہوے سوال کیا

مجھے تو نہیں پتا دو دن سے گھر میں دکھی نہیں ہیں شائی د میکے گ ئی ہیں کیوں خیر ہے۔۔؟

مومنہ بھی اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔۔

ہاں وہ خفا ہیں تم خود ہی پوچھ لو جا کر مجھے تو ساری بات نہیں پتا۔۔۔عامر نے آنکھیں موندتے کہا تو مومنہ اٹھ کر چلی گ ئی۔۔۔

کیوں مومنہ نائی لہ کو کیا کہا ہے جو وہ خفا ہو کر گ ئی ہے۔۔؟

مومنہ جوں ہی باہر آئی سلمہ نے ہنس کر طنز کیا

میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔۔۔

مومنہ نے فوراََ صفائی پیش کی ۔۔۔۔

وہ تو کہتی ہے کہ مومنہ کی وجہ سے خفا ہوں۔۔۔

سلمہ بھی کہاں مانتی تھ۔۔۔

پتا نہیں میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔۔

مومنہ پریشان ہو گئی نجانے کیا ہوا تھا۔۔۔

***

شام میں جرگہ بیٹھا ہوا تھا اور نائلہ کے مطابق مومنہ کو زیادہ پیار کیا جاتا ہے اور نائلہ

کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔۔۔

شام کو عرفان ماموں نے کھانا کھاتے ہوئے مجھے ڈانٹا ہے۔۔

نائلہ نے غصے سے عرفان صاحب کو دیکھا

کیوں ڈانٹا کس بات پر ڈانٹا یہ بھی بتاو۔۔

عرفان صاحب نے بھی سوال کیا

اپ نے کہا کہ کھانا بھی نہیں پکتا سہی سے اس گھر میں۔۔۔

نائی لہ کی بے تکی بات پر سب ہی ماتھا پیٹ کر رہ گے۔۔۔

میری بیٹی اتنی لاڈلی رہی ہے اس سے کھانا بنواتے ہوا تنی جرت اپنی اس لاڈلی مومنہ سے کام کرواونا۔۔۔

نائی لہ کی ماں نے بھی حصہ ڈالا۔۔۔

مومنہ سر جھکاے بیٹھی سب سن رہی تھی۔۔

رات کو کھانا مومنہ نے بنایا تھا اور اسے نہیں معلوم تھا کہ عرفان چاول نہیں کھاتے ہیں عرفان نے جب ڈانٹا تھا تو وہاں سب موجود تھے صرف نائی لہ نہیں تھی جس نے کھانا بنایا اسے برا نہیں لگا تو اس کو کیا تکلیف ہے۔۔۔

سلمہ نے نائی لہ کو نیچا دکھانے کے لیے مومنہ کا ساتھ دیا۔۔۔

جرگہ کافی لمبا تھا۔۔۔آخر نائی لہ کی ماں نے فیصلہ سنایا۔۔

نائی لہ کو الگ کر دیا جائے اور کھانے پینے راشن وغیرہ کا خرچہ آپ لوگ اٹھاو گے

اس فیصلے کو چار و ناچار سب کو ماننا پڑا۔۔۔

_***__

مومنہ تجھ بھی ہم الگ کر رہے ہیں جیسے نائی لہ اپنے کمرے میں چولہا رکھ کر کھانا پکاتی ہے تو بھی پکا لینا مگر راشن کا خرچہ ہم نہیں اٹھائی یں گے۔

سلمہ نے اپنے ہاتھ صاف کیے۔۔

مگر امی میں الگ نہیں ہونا چاہتی میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گی۔۔۔

مومنہ نے بھرائی آواز میں کہا۔۔۔

سلمہ بے زار سی نظر ڈال کر اٹھ گ ئی۔۔۔

مومنہ اٹھ کر عامر کے پاس گ ئی اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا

مومنہ میں کیا کر سکتا ہوں اگر ابو کہتے ہیں تو ہو جائی یں گے الگ۔۔۔

عامر نے بھی مجبور ہو کر کہا۔۔۔

مومنہ اداس سی ہو گ ئی۔۔۔

۔۔۔ مما میں الگ نہیں ہوتی۔۔۔۔ مومنہ نے اپنی مما کو فون کر کے ساری بات بتا ڈالی تھی۔۔۔ میں پوچھتی ہوں ان لوگوں سے تجھ الگ نہیں کرتے۔۔۔

شازیہ بیگم نے اسے تسلی دی۔۔۔

مومنہ کے والد شہزاد صاحب کافی سخت مزاج کے تھے۔۔۔ اپنے علاقے کے ڈون مانے جاتے تھے۔۔۔ یہی وجہ تھی ان کے غصے سے سب لوگ ہی ڈرتے تھے۔۔۔ ان کے کہنے پر مومنہ کو الگ نہیں کیا گیا مگر اب مومنہ کی اصل آزمائی ش شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

_***

اس دن کے بعد کچھ عرصہ خاموشی رہی تھی۔۔ مومنہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی جب اسکے موبائی ل پر ایک مسج موصول ہوا۔۔ مسج عامر ممانی کا تھا۔۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

عظمیٰ ممانی مومنہ سے اس کی شادی کا لہنگا مانگ رہی تھی ان کے بھای کی شادی تھی کچھ دنوں تک لوٹانے کا وعدہ کیا۔۔۔ مگر مومنہ نے انکار کر دیا۔۔۔

وہ اپنا لہنگا کسی کو دینا نہیں چاہتی تھی کیوں کہ وہ کافی مہنگا تھا اور اگر خراب ہو گیا تو۔۔۔اور دوسری بات مومنہ کو لہنگا پہننا بہت پسند تھا شادی سے پہلے کسی نے پہننے نہیں دیا۔۔سب کہتے کنواری لڑکی نہیں پہن سکتی۔۔ سو شادی کے بعد وہ لہنگا پہن کر اپنا شوق پورا کرنا چاہتی تھی۔۔۔

مومنہ عظمیٰ کو لہنگا چاہیے دے دو اسے۔۔۔ سلمہ نے کمرے آکر حکم صادر کیا

امی میں لہنگا نہیں دیتی کسی کو بھی پلیز۔۔

مومنہ نے التجا کی

مومنہ وہ لہنگا ویسے بھی ہم نے اپنے رشتہ دار سے کرائے پر لیا ہوا ہے واپس تو کرنا ہے نا۔۔

سلمہ نے ایک اور بم پھوڑا

کیا۔۔۔؟؟ مگر اپ تو کہہ رہی تھی کہ لہنگا میرا ہے وہ میرے پاس رہے گا آپ کو پتا ہے نا مجھے لہنگا پسند ہے اس لیے میں نے ذاتی لہنگے کی فرمائش کی تھی۔۔

مومنہ حیرت اور دکھ کے ملے جلے جزبات لیے بولی۔۔۔

مومنہ جو بھی ہے اب لہنگا دے دو عظمیٰ خفا ہو جاے گی۔۔

سلمہ نے سخت لہجے میں کہا

کل یہ لوگ مجھ سے زیور بھی چھین لیں گے پھر کیا کروں گی۔۔۔ مونہ نے دل میں سوچا۔۔۔ خاموشی سے اٹھی اور لہنگا نکال کر دے دیا۔

پورا دن مومنہ رو رو کر بے حال ہوتی رہی۔۔ مگر پھر دل کو تسلی دے کر خاموش ہو گئی۔۔۔

میں اپنا لہنگا کسی کو بھی نہیں دیتی بس۔۔۔۔ مومنہ نے آنسو و پونچھتے عزم کیا۔۔۔

کچھ دنوں بعد عظمی نے لہنگا واپس کر دیا مگر گنگا جگہ سے خراب ہو چکا تھا۔ مومنہ کو بہت دکھ ہوا مگر وہ خاموش ہو گئی۔۔ شام کو سلمہ لہنگا مانگنے کے لیے ٹپک پڑی۔۔

مومنہ لہنگا دو واپس کرنا ہے۔۔۔

مگر امی میں لہنگا نہیں دیتی کسی کو بھی پلیز۔

مومنہ بے بسی سے رونے پر آچکی تھی۔۔

نہیں جن کا ہے وہ مانگ رہے ہیں جلدی نکال کر دو۔۔

سلمہ کے دوٹوک لہجے پر مومنہ چپ ہوگ ئی۔۔اور لہنگا واپس کر دیا۔۔۔

ابو میرا لہنگا چھین لیا آپ نے اور آج عظمی ممانی نے بھی مجھے بہت باتیں سنائی یں۔۔

کیا کہا اس نے بتاو۔۔

عرفان نے پریشانی سے پوچھا

وہ کہہ رہی تھی کہ۔۔۔

شکل دیکھی ہے اپنی آئی ینے میں جو لہنگا پہنو گی تم ۔۔ میری طرف سے لعنت ہے تم پر اور تمہارے لہنگے پر گھٹیا عورت۔۔

مومنہ نے عظمی کے مسیج پڑھ کر سنا دیے

کوی بات نہیں مومنہ خیر ہے تم لہنگے کی خاطر ایسے نہ کرو میں تمہیں پیسے دے دوں گا تم اور لے لینا۔۔۔

عرفان صاحب نے بات ٹالی کیوں کہ عظمی اور ان کا جو خفیہ رشتہ تھا اس وجہ سے وہ عظمی کو ڈانٹ نہی سکتے تھے اس لیے معصوم مومنہ کا منہ بند کروا دیا۔۔۔

عامر ایسے کیوں کر رہے ہیں یہ۔۔۔ مومنہ کمرے میں آ کر رو دی تھی۔۔ بھلا وہ معصوم ان سب چالا کیوں کو کیسے پہنچان سکتی تھی۔۔

میری جان چپ ہو جاو میں تمہیں زیادہ اچھا لہنگا لے دوں گا چھوڑو سب کو۔۔۔

عامر نے اسے گلے لگا کر تسلی دی

نہیں عامر بات لہنگے کی نہیں ہے میری اتنی بے عزتی کر دی انہوں نے مجھے بہت برا لگا کوی ہے ہی نہیں ایسا جو مجھے سہارا دے۔ مومنہ مسلسل روے جا رہی تھی۔۔

میری جان میں ہوں نا عظمی کی ایسی چھینٹی لگای ہے کہ آئندہ سوچ کر بولے گی ۔۔۔عامر نے مسکرا کر بتایا تو مونہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا پھر مسکرا کر اس کے سینے میں چھپ گ ئی۔۔

ہمسفر اچھا ہو تو دنیا والوں کا ڈر نہیں ہوتا۔۔۔

ارے مومنہ یہ ٹماٹر کیسے کاٹ رہی ہو۔۔؟مومنہ جو رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی سلمہ کی بات پر حیرت سے ان کو دیکھا

ہمارے ہاں ایسے ٹماٹر نہیں کاٹتے گول گول کاٹو ورنہ کوی کھاے گاہ نہیں۔۔

بے تکی بات مومنہ الجھ گ ئی۔۔ ٹماٹر تو گل جاتے ہیں پکاتے وقت اس میں ایسا کیا ہے۔۔۔؟

مومنہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا

نہیں تم رہنے دو کھانا میں خود ہی بنالوں گی ویسے بھی سب کو میرے ہاتھ کے علاوہ کسی کا نہیں پسند

سلمہ نے چھری اس سے لیتے ہوے ادا سے کہا

میں نے کل جو بریانی بنائی تھی وہ تو سب کو بہت پسند آئی تھی۔۔

مومنہ نے جتایا

سلمہ خاموشی سے کام کرنے لگی۔۔ مومنہ منہ لٹکا کر کچن سے باہر نکل آئی۔۔۔

سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے اپنے پورشن میں آئی ۔۔ مومنہ اور اس کی جیٹھانی نیچے والی منزل میں رہتے تھے دو دو کمرے اور ایک ایک واش روم دونوں کے حصے میں تھے۔۔

مومنہ اپنے کمرے میں آ کر بیٹھ گئی۔۔

عامر جب آفس سے لوٹا تو مومنہ منہ لٹکائے بیٹھی تھی

کیا ہوا؟؟

کچھ نہیں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔ مومنہ مسکرا کر کہتی اصل بات گول کر گئی۔

اسے پسند نہیں تھا کہ شوہر تھکا ہارا گھر آئے اور بیوی شکایتیں شروع کر دے۔۔ ماحول خراب ہو جاتا ہے یوں شوہر بھی بے زار رہتا ہے۔۔

کیسا تھا دن۔۔ مومنہ نے پانی کا گلاس عامر کو پکڑاتے سوال کیا۔۔

اچھا تھا تم سناو کیا کرتی رہی آج۔۔ بور تو نہیں ہوتی۔۔

عامر نے اس کے گرد بازوو کا حصار بناتے لاڈ سے پوچھا۔۔

بور تو ہوتی ہوں آپ کے بغیر دل نہیں لگتا۔۔

مومنہ نے پیار سے اس کے سینے پر سر رکھا۔۔عامر کا پیار اسکو سب کچھ بھلا دیتا اسے یاد رہتا

تو بس یہ کہ وہ اور عامر ساتھ ہیں۔۔

چلو جب میرا ابے بی آجاے گا تو وہ بور نہیں ہونے دے گا۔۔

عامر نے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گ ئی۔۔۔

❤❤❤۔

مومنہ کا پانچواں مہینہ شروع ہو چکا تھا۔۔آج وہ چیک اپ کے لیے جا رہی تھی۔۔عامر

کے پاس پیسے تھوڑے کم پڑ رہے تھے۔۔۔اس لیے وہ کافی پریشان تھا۔۔

مومنہ نے عامر کو پریشان دیکھا تو کسی سوچ کے تحت وہ سلمہ کے پس پہنچی۔۔

امی میں نے آج چیک اپ کروانے جانا ہے ابو سے کچھ پیسے لیں دیں۔۔

مومنہ نے کچن میں کھڑی چائے پیتی سلمہ سے تھوڑا جھجک کر کہا

کیوں عامر کی تنخواہ کے پیسے کہاں ہیں۔۔؟

سلمہ نے چے کی پتی سنک میں تھوکتے ہوئے پوچھا

وہ ختم ہو گے تھے ان کی تنخواہ آئی نہں ہے ابھ ئی۔۔

مومنہ مسلسل ہاتھوں کی انگلاں مروڑ رہی تھی۔۔

کدھر چھوڑے ہیں پیسے اس نے وہ کونسا کوئی پورے خاندان کو کھلاتا ہے۔۔

سلمہ نے بے زارگی سے کہا

امی میرے لیے دودھ بور فروٹ وغیرہ لاے تھے۔۔۔

مومنہ کی بات پر سلمہ نے غصے سے آنکھیں نکلیں۔۔۔

بیس ہزار کا فروٹ نہیں کھا سکتی ہو تم اور ویسے بھی عرفان صاحب کے پاس دس ہزار تھے اس کی میری دوائی یاں لے آئے تھے۔۔۔ جاو خود ہی انتظام کرو۔۔۔

سلمہ کہہ کر کچن سے نکل گ ئی۔۔

مومنہ کی بس ہو گ ئی تھی اب۔۔ بھلا اتنی بے عزتی۔۔

جب سلمہ دس ہزار کی دوائی کھا سکتی ہے تو مونہ چند ہزار کا فورٹ نہں کھا سکتی؟ ویسے بھی اس حالت میں اسے ضرورت تھی ان سب چیزوں

کی۔۔اور بیس ہزار کی تنخواہ میں سے وہ گھر کا راشن بھی لے کر آتا تھا اس مہنگای کے دور میں کتنا مشکل تھا گزارہ۔۔ لیکن اگر وہ یہ بات سلمہ سے کہتی تو وہ وبال کھڑا کر لیتی اس

مومنہ خاموشی سے کمرے میں آگ ئی اور عامر کو ساری بات بتا دی۔۔

مومنہ رہنے دو تم میں کسی سے ادھار پکڑ لیتا ہوں ن کو رہنے دو۔۔

عامر نے اسے تسلی دی۔۔

_***

امی کھانا نہیں بچا۔۔ مومنہ نے سلمہ کو ہانک لگای۔۔

نہیں ہے ختم ہو گیا ہے۔۔

سلمہ کی آواز پر اس کی آنکھیں نم ہو گ ئی یں۔۔۔ عامر صبح ہی دفتر کے کام کے سلسلے میں سیالکوٹ چلا گیا تھا اور ایک ہفتے بعد لوٹنا تھا۔۔۔

وہ دن کے کھانے کے لیے کچن میں آئی تو سارا کچن خالی پڑا تھا۔۔ فریج کو بھی تالا لگا تھا۔۔ بھوک کے مارے اسے چکر آنے لگے تھے۔۔ وہ جلدی سے

کمرے میں گ ئی اور اپنے چھوٹے کیس سیلینڈر پر چائے بنا کر ساتھ میں

بسکٹ کھا لیے۔۔۔

صد شکر تھا کہ اوپر نیچے کی مشقت سے بچنے کے لیے اس نے کمرے میں ہی چاے کا سامان رکھا ہوا تھا۔۔عامر نے کھانے پینے کی ہر چیز کمرے میں رکھی تھی۔۔۔اس لیے مومنہ کو مشکل نہیں ہوی تھی۔۔اور پھر یہ معمول بن گیا۔۔۔

اس ایک ہفتے میں مونہ کو کھانا کم ہی نصیب ہوتا تھا۔۔۔اس کا چھٹا مہینہ شروع ہو چکا تھا۔۔ اب اسے بھوک زیادہ محسوس ہوتی۔۔۔

ایک ہفتے میں وہ سوکھ کر کانٹا بن گ ئی تھی۔۔۔ اس کا پھول جیسا چہرہ مرجھا گیا تھآ۔۔

عامر جب لوٹ کر آیا تو اس کی حالت سے پریشان ہو گیا۔۔مومنہ نے ساری بات عامر کو بتادیں کہ کیسے وہ بھوکی پڑی رہتی تھی۔۔

عامر نے غصے میں آکر سلمہ کو تنبیہ کی کہ آئیندہ ایسا نہ ہو جس پر سلمہ نے عامر کو خوب کھری کھری سنا ڈالیں ۔۔

-*****

عامر کامزاج کافی ٹھنڈا تھاوہ کسی پر غصہ نہیں کرت تھایہی وجہ تھی کہ وہ مومنہ کو تحفظ نہیں دے پاتا تھامومنہ کی خاطر اگر کچھ کہتا تو بدلے میں خود ہی سوتیلی ماں سے بے عزت ہو کر آجاتااس لیے مومنہ نے عامر کو بتانا بند کر دیا۔

عامر جلدی کریں لیٹ ہو جائے گا۔۔۔

مونہ دوپٹہ سیٹ کرتی ہوئی عامر کے پاس آئی

بس ہو گیااب چلتے ہیں۔۔۔میں بس ابھی آیاابو سے گاڑی کی چابی لے کر۔۔۔عامر کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔

مومنہ نے آئینے میں خود کو دیکھا۔۔

فینسی ریڈ شارٹ فراک۔۔ہلکاسامیک اپ اور سر پر دوپٹہ سیٹ کیے وہ شہزادی لگ رہی تھی۔۔

وہ میکے جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔۔دونوں بس نکلنے والے تھے۔۔۔

مونہ نے سینڈلز پیروں میں ڈالی اور جلدی سے روم سے باہر آگ ئی۔۔

مومنہ سنو۔۔عامر نے اسے بلایا تو وہ جلدی سے اس کے پاس پہنچی۔۔۔

یار ابو کہہ رہے ہیں کہ میکے نہیں جاو آج اگلے ہفتے چلے جانا۔۔

عامر کی بات پر مومنہ کا چہرہ اترا تھا۔۔

نہیں میں نے آج ہی جانا ہے۔۔صدا کی ضدی مومنہ نے دوٹوک کہا

ابو نے منع کر دیا ہے اب اچھا نہیں لگتا ان کو منع کرنا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم میں تیار ہو چکی ہوں مجھے جانا ہے بس۔۔۔

مو،نہ پلیز میں ابو کی بات نہیں ٹال سکتب سوری

نہیں عامر جانا ہے میں نے ایسا نہ کریں میرا بہت من ہے تین ماہ سے میں نہیں گی ہوں اج نہ روکیں نا

مومنہ نے التجا کی مگر عامر نے غصے سے اسے جھٹکا

سنتی کیوں نہیں ہو نہیں مطلب نہیں بس۔۔۔

عامر کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔

مومنہ نے غصے سے دروازہ بند کیا شور کی آواز پر سب لوگ نیچے آگے۔۔۔

عامر غصے سے مومنہ کے پاس آیا

دروازہ کیوں توڑ رہی ہو۔۔مار دوں گا۔۔

ماردیں جان چھوٹ جاے گی اپ کی

مومنہ نے بھی ہڈدھرمی سے کہا تو عامر نے غصے سے اسے دھکا دیا۔۔

وہ بیٹ پر جا لگی۔۔۔

اس کے باپ کو پتا چلا تو پتا نہیں کیا ہو گا پہلے ہی اس کی ٹانگیں قبر میں ہیں یہ کمینی اسے مار کر ہی چھوڑے گی۔۔ سلمہ کے طں زپر مومنہ نے غصے سے آنکھیں میچیں۔۔۔

سب لوگ تماشہ دیکھ کر واپس چلے گے۔۔عامر غصے سے تن فن کرتا نکل گیا۔۔

مومنہ بیڈ پر پڑی روتی رہی غصہ کرنے کی وجہ سے اس کے ناک سے خون بہنے لگا اور بلڈ پریشر ہائی ہو گیا۔۔۔

کافی دیر بعد خود کو ریلیکس کر کے اس نے کپڑے بدلے اور زہن کو پر سکون کرنے کے لیے سونے لیٹ گ ئی۔۔

مگر آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔اتنی تکلیف ہوی تھی اسے آج۔۔۔

وہ اکیلی ہی سب کے طنزاور نفرتیں جھیل رہی تھی۔۔

غلطی عامر کی نہیں تھی۔۔

مومنہ انتہای ضدی اور غصیلی طبیعت کی مالک تھی وہ ہمیشہ ضد کرتی تھی اور آج عامر نے اس کی ضد اور غصے سے تنگ آکر اس کی بے عزتی کر ڈالی۔۔

اپنی جگہ یہ بھی ٹھیک تھا مگر سب گھر والو کے سامنے عامر نے اسے ذلیل کیا اس بات پر مومنہ ٹوٹ سی گ ئی تھی۔۔۔اسے تسلی دینے بھی کوی آگے نہ بڑھا الٹا سلمہ طنز کا تیر چلا کر چلتی بنی۔۔۔

_***

دن گزر رہے تھے۔۔ مومنہ نے عامر سے معافی مانگ کر منا لیا تھا۔۔ مگر سلمہ کے طنز اب اس کی برداشت سے باہر تھے۔۔۔اس نے عرفان صاحب کو سب بتانے کب سوچا تھا۔۔تاکہ اس کا کوئی مثبت حل نکل سکے۔۔

شام میں اس نے عرفان صاحب کو سب کچھ بتادیا۔۔ عرفا صاحب نے سب گھر والوں کو اکھٹا کیا۔۔۔

مومنہ نے جب ساری باتیں دوہرائی یں تو سب لوگوں نے اسے غلط ٹھہرایا۔۔

مومنہ سلمہ ان بچوں کی سوتیلی ماں ہے اس نے ان کو پالا ہے ہم جانتے ہیں وہ ایسی نہیں ہے سمجھی۔۔ اگر وہ بری ہوتی تو ان بچوں کو اتنا پیار نہ دیتی۔۔

عرفان صاحب نے سراسر سلمہ کی سائیڈ لی۔۔

ابوان کو اپ اسی لیے لاے تھے کہ یہ اپ کے بچوں کو پالیں اور دوسرا میں ان کی بیٹی نہیں ہوں بہو ہوں مجھ سے ان کو دشمنی تو ہو گی ہی نا یہ مجھے طنز کرتی ہیں کھانا چھپا دیتی ہیں۔۔

موں ہ نے بھرای آواز میں بتایا

مومنہ جھوٹ مت بولو سمجھی آئی یندہ اس بارے یین کوی بات نہیں ہو گی۔۔۔

عرفان صاحب کہہ کر اٹھ گے۔۔۔ سلمہ فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اٹھ کر کمرے میں چلی گی اور مومنہ نے بے بسی سے عامر کو دیکھا جس نے ایک بار بھی مومنہ کے حق میں آواز نہیں اٹھای تھی۔۔۔

۔××××.۔

۔آج بریانی میں نے بنائی ہے کونسی والی زیادہ اچھی تھی۔۔مومنہ کی یا میری۔۔۔۔

سلمہ نے کھانا کھاتے سب سے پوچھا

آج والی مزے دار ہے۔

مومنہ اور عامر کے علاوہ سب نے نعرو لگایا۔۔

مومنہ نے عامر کی طرف دیکھا اور بریانی کی پلیٹ کو دیکھا۔۔ بریانی تھی یا حلوہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

مومنہ سلمہ سے اچھا کھانا بناتی تھی۔۔۔ سلمہ کا کھانا مومنہ کے لیے کھانا بہت مشکل تھا نجانے وہاں رہنے والے کیسے کھالیتے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔مومنہ ہم لوگ لاہور جارہے ہیں گھر تمہارے ذمے ہے خیال رکھنا ٹھیک ہے۔۔۔۔

سلمہ نے پیار سے مومنہ کو مخاطب کیا۔۔مومنہ سمجھ گ ئی کہ گھر کے کام کرنے پڑیں گے اسی لیے سلمہ محبت جھاڑ رہی ہے۔۔۔

گھر میں رابعہ آمنہ ارسلان دادا سسر اور چھوٹے بچے انس انیس اوع علیشا موجود تھے۔۔

مومنہ آٹھواں مہینہ چل رہا تھا۔۔یہ مہینہ حاملہ خاتون کے لیے ویسے بھی بہت خطرناک ہوتا ہے۔۔۔.

صبح اٹھ کر مومنہ نے سب کے لیے ناشتہ تیار کیا پھر برتن دھوے۔۔عامر کو ناشتہ دیا اور وہ دفتر چلا گیا۔۔پھر دادا سسر کو ناشتہ دیا۔۔

بعد میں باقی سب اٹھے تو انہیں ناشتہ دیآ۔۔

مومنہ بھابھی اور پراٹھے بنادیں۔۔

آمنہ کے حکم پر مومنہ نے پھر سے پراٹھے بنائے۔۔۔

سلمہ کے ہاتھ کا آدھا پراٹھا کھا کر سب اٹھ جاتے تھے مگر مومنہ کے ہاتھ کے پراٹھے کھا کھا کر ان کا دل نہیں بھر رہا تھا۔۔مزے دار ہی اتنے تھے۔۔۔

اس کے پیٹ میں درد کی ٹھیسیں اٹھنے لگی تھیں۔ مگر وہ کھڑی ہی کام کر رہی تھی۔۔ سارا کام ختم کر کے وہ اپنے پورشن میں آئی۔ کپڑے دھو کر تھوڑا آرام کیا۔۔درد ابھی بھی ہو رہا تھا بھوک بھی لگ رہی تھی۔۔۔ایک بج چکا تھا۔۔

وہ جلدی سے کچن میں گ ئی تو کچن ویسے ہی پڑا تھا جیسا چھوڑ کر گ ئی تھی۔۔۔

رابعہ آپی کھانا بنادیں نا بھوک لگی ہے۔۔۔

مومنہ نے موبائ ل پر مصروف رابعہ کو کہا تو وہ منہ بناتی سر ہلا گ ئی۔۔

مومنہ باہر آکر دھوپ میں بیٹھ گ ئی۔۔ سردیاں شروع تھیں۔۔دھوپ میں بیٹھ کر اسے کچھ سکون ملا۔۔

یک گھنٹے بعد اس نے کچن میں جا کر دیکھا تو عجیب سے حلوے نما چاول پڑے تھے۔۔۔

جیسے تیسے کر کے اس نے کھانا کھایا اور کمرے میں آکر لیٹ گ ئی۔۔۔

درداب کم ہو گیا تھا۔۔وہ لیٹے لیٹے ہی نیند کی وادی میں اتر گ۔۔

##۔

شام میں وہ عصر کی نماذ پڑھ کر کچن میں گ ئی تو کچن کی حالت دیکھ کر اسے غش آنے لگے۔۔۔سارا کچن پھیلا ہوا تھا۔۔۔اس نے سارا کچن سمیٹا اور رات کا کھانا بنانے لگی۔

اس نے سارا کام جلدی سے کیا پا کہ رابعہ کو کوی کام نہ کرنا پڑے۔۔وہ چاہتی تھی کہ اس کے ہوتے ہوے اس کی نندیں کوی کام نہ کریں۔۔۔مگر نندیں چاہتی تھیں کہ وہ ہی گھر میں نہ رہے۔۔

سبزی تیار کر کے اس نے آٹا گوندا اور باہر آکر چھل قدمی کرنے لگی۔۔

شام کو مغرب کے بعد وہ کچن میں آئی تو رابعہ ٹیڑھی میڑھی روٹیاں بنانے میں مصروف تھی اور باقی سب کھا رہے تھے۔۔غالباَ ٙ دادا سسر کو بھوک لگی تھی جس وجہ سے وہ مجبوراَ ٙ کام کر رہی تھی۔۔

اپنے لیے روٹی بنالو۔۔

رابعہ نے کہا۔۔آپ بنا دو نا میری طبیعت خراب ہے

مومنہ کے کہنے پر اسے دو چائی نے کے نقشے بنا دیے۔۔😉

۔❤️❤️❤️

یہ آٹا کس نے گوندا ہے؟؟

سلمہ کی آواز پر باہر بیٹھی مومنہ چونکی۔۔۔

مومنہ نے۔۔رابعہ نے بتایا

کیسا آٹا ہے یہ اتنا سخت روٹی نہیں پکتی اور جگہ جگہ سے جیسے پتھر ہوں۔۔

سلمہ نے بے زارگی سے کہا حالانکہ آٹا بہت نرم کا اچھا تھا۔۔۔

مومنہ نے سلمہ کے گوندے آٹے کے بارے میں سوچا

آٹا اتنا نرم ہوتا کہ جیسے حلوہ بنایا ہو۔۔نجانے وہ روٹی کیسے بناتی ہے اس آٹے کی مومنہ تو جبھی روٹی پکاتی اپنے لیے آٹا الگ سے گوندتی۔۔۔

۔***

یہ لو مومنہ یہ تمہارے لیے انڈے لایا ہوں۔۔۔دادا سسر نے چھ انڈے اس کے سامنے کیے۔۔۔

مومنہ نے خوشی سے انڈے لیے اور اپنے کمرے میں رکھ دیے۔۔

تھوڑی دیر بعد انس حاضر ہو گیا۔۔

مومنہ بھابھی مما کہہ رہی ہیں کہ ہمارے انڈے دو۔۔۔

کونسے انڈے؟مومنہ نے پوچھا

جو دادا ابو نے دیے ہیں وہ ہمیں دو۔۔

انس نے کہا

نہیں ہیں انڈے ونڈے جاو یہاں کے

مومنہ نے غصے سے کہا۔۔

--

عامر مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں آپ۔؟

مومنہ نے پیار سے عامر سے پوچھا۔۔وہ اس کے سینے پر سر رکھے لیٹی ہوی تھی۔۔

تھوڑا سا۔۔عامر نے شرارت سے کہا۔۔مونہ نے ہزار بار اس سے یہ ایک سوال شادی کے بعد سے کر لیا تھا۔۔

بتائیں نا۔۔ مومنہ نے اس سینے پر مکہ مار آ۔۔

بتایا نا تھوڑا سا۔۔عامر بدستور ہنسی دبائے شرارت کے موڈ میں تھا

سچی بتادیں ورنہ میں ناراض۔۔۔

مومنہ نے منہ بنا کر کہا

ہاہا یار پتا بھی ہے پھر بھی پوچھتی ہو اپنے آپ سے بھی زیادہ۔۔۔پیار کرتا ہوں۔۔جان

عامر نے اسے پیار کرتے کہا

کبھی میرا ساتھ تو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔مومنہ مطمئن نہیں تھی۔۔

نہیں چھوڑتا تمہیں چھوڑ کر زندہ کیسے رہوں گا جان۔۔۔

عامر نے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

***۔

مجھے سفید نان کھانا ہے تندوری روٹی نہیں کھاتی میں۔۔۔

عامر مومنہ کی فرمائش پر اسے ریسٹورنٹ لے کر آیا تھا۔۔ یہاں نان نہیں ملتے تھے مگر مومنہ بضد تھی کہ اسے نان ہی کھانا ہے۔۔

دیکھو مومنہ ضد نہ کرو کھالو اب میں کہاں سے لاوں گا نان پلیز۔۔۔

عامر نے چوتھی بار اسے سمجھایا مگر وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔

عامر چپ چاپ کھانا کھانے لگا۔۔

کھاو کھانا ابھی گھر بھ چلنا ہے۔

عامر نے سخت لہجے میں کہا۔۔ مومنہ خاموشی سے بیٹھی رہی ریسٹوران میں وہ ایک الگ کمرے میں بیٹھے تھے۔۔ مومنہ خاموشی سے کمرے میں لگے سی سی ٹی وی کیمرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

عامر کیمرے لگے ہیں چپ رہیں۔۔ مومنہ کے کہنے کے باوجود عامر نے دھیان نہیں دیا۔۔

کھانا کھاو مجھے غصہ مت دلاو۔۔

عامر نے غصے سے کہا

عامر مجھے یہ روٹی نہیں پسند میں گھر کھالوں گی پلیزاپ کھالین۔۔ حاملہ ہونے کی وجہ سے اس کی طبیعت بگڑتی جارہی تھی اسے اب کھانادیکھ کر متلی ہورہی تھی۔۔۔

عامر غصے سے اٹھااور مونہ کوایک زودار تھپڑدے مارامومنہ جھٹکے سے کرسی سے دور جا گری۔۔ پیٹ میں درد کی ایک ٹھیس اٹھی تھی۔۔۔عامر اسے گھسیٹتے ہوے کرسی پر لے گیااوراس کے منہ میں روٹی ٹھونسنے لگانوالہ اس کے حلق میں پھنس گیا۔۔ کھانسی کے دورے سے اس کے پیٹ میں اوردرد ہونے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد عامر ریسٹورنٹ سے نکل گیا

۔مومنہ آنسو پونچ کراس کے پیچھے چل پڑی۔۔سب لوگ انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے یقیناََ کیمرے کی آنکھ نے سب کچھ عیاں کردیا تھا۔۔۔

گھر آکر عامر نے شور مچادیا غصے سے مومنہ کا موبائی ل تک توڑ دیا۔۔ مومنہ خاموش رہتی مگر موبائی ل ٹوٹنے پر اس کا ضبط جواب دے گیا اور وہ کمرے میں آکر رو دی۔۔۔

رات تک رو رو کر ہلکان ہو گی مگر نہ کوی اس کی خیر خبر کے لیے آیا نہ ہی تسلی دینے۔۔۔اللہ جی مجھے صبر دیں میں کیا کروں میرا کوی بھی تو نہیں ہے میرے ساتھ ہی کیوں۔۔۔؟اللہ کتنے خواب دیکھے تھے شادی کے لیے۔۔۔کتنے ارمان تھے وہ سب ٹوٹ گے۔۔اللہ کس کو بتاوں کون سنے گا میری میں اکیلی ہو گی ہوں۔۔۔میرے والدین کو پتا چلا یا لوگوں کو پتا چلا تو سب باتیں کریں گے سب مذاق اڑائیں گے اللہ جی۔۔۔۔

وہ انیس سال کی معصوم اور کم عقل لڑکی اپنی عمر سے زیادہ سمجھدار اور صابرہ تھ۔۔

ایک عورت کے لیے یہی تو ہوتا ہے۔۔شادی کے بعد لوگوں کی باتوں اور والدیں کی عزت کی خاطر قربان ہو جاتی ہیں۔۔مر مٹ جاتی ہیں مگر بھنک تک نہیں پڑنے دیتی کہ وہ کس اذیت سے گزر رہی ہیں۔۔۔

عامر کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو مومنہ کو اپنا موبائل دے دیا مگر مومنہ اپنے موبائل کے ٹوٹنے پر بہت دکھی تھی اسے بہت تکلیف ہوی تھی رو رو کے لکان ہو چکی تھی۔۔

عامر نے معافی مانگ لی اور اسے منا لیا مگر اس کا موبائل اور سب کے سامنے کی ہوی بے عزتی تو لوٹ نہیں سکتی تھی۔۔مومنہ نے عہد کر لیا کہ وہ آئندہ عامر سے نہ ضد کرے گی نہ ہی خفا ہوگی وہ اپنے ماں باپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

لڑکی تھی نا۔۔بیٹی تھی وہ۔۔۔شادی کے بعد پرائی ہو گئی تھی۔۔۔ سسرال والوں کے لیے ویسے بھی پرائی تھی۔۔ نجانے کون ہے جو بیٹیوں کا اپنا ہوتا ہے۔۔ ساری عمر خدمتوں میں لگ جاتی ہے۔۔ کبھی ساس سسر کی کبھی شوہر کی کبھی بچوں کی کبھی رشتہ داروں کی مگر ۔۔۔مگر پھر بھی وہ غیر ہی رہتی ہیں😓😭

مومنہ کے پیٹ میں خاصا درد تھا۔۔وہ صبح سے بھوکی کمرے میں پڑی تھی۔۔نہ ہی کسی نے آکر پتا خبر کی اور نہ ہی کھانے کا پوچھا۔۔۔بھوک سے الگ چکر آرہے تھے اور درد الگ تھا۔۔۔وہ بستر سے کوشش کرکے کھڑی ہوئی تو سر بری طرح چکرانے لگا۔۔وہ سر کو تھام کر دوبارہ سے بیٹھ گ ئی۔۔ گھڑی پر وقت دیکھا تو دوپہر کے بارہ بج رہے تھے۔۔

ابھی کھانا پکا ہو گا شاید کھا رہے ہوں تھوڑا میں بھی کھا لوں تب کہ طبیعت ٹھیک ہو۔۔

مومنہ خود سے بڑبڑاتی اٹھی اور بمشکل سیڑھیاں چڑھتی کچن تک پہنچی۔۔۔

کچن سارا خالی تھا۔۔برتن چیک کیے تو خالی تھے۔۔

امی کھانا نہیں ہے؟؟مومنہ نے سلمہ سے پوچھا جو بستر میں گھسی سردی کم کرنے کی کوشش میں تھی۔۔

نہیں ہے کھانا۔۔مانگنے والا آیا تھا اسے دے دیا۔۔

سلمہ نے ایک نظر اسے دیکھا

میں کیا کھاوں بھوک لگی ہے پیٹ میں بہت درد ہے۔۔

مومنہ نے درد سے ہونٹ بھینچتے بے بسی سے کہا

کیا درد ہے۔۔میں نے بھی بچے پیدا کیے ہیں۔۔سارا کام کرتی تھی۔۔میرے آپریشن کو دوسرا دن تھا میں نے سارا گھر کا کام کیا تھا اور بکریاں بھی سنبھالی تھیں۔۔

سلمہ نے اپنی تعریفیں شروع کر دی تھیں۔۔

مومنہ چپ چاپ کمرے سے نکل گ ئی ۔۔آپریشن کے چوتھے پانچویں دن تو ہاسپٹل سے ڈسچارج کرتے ہیں یہ وہاں ڈاکٹر کی بکریاں سنبھال رہی تھیں کیا؟؟مومنہ نے زیرلب بڑبڑایا۔۔سلمہ کے یہ فضول ہوائی یاں اسے سمجھ نہیں آتی تھی۔۔ وہ کتنی آسانی کے جھوٹ بول جاتی تھی۔۔ حتی کہ وہ جھوٹی قسم بھی اٹھا لیتی تھی۔۔ نماز تو وہ ایک نہیں پڑھتی تھی اور اگر رمضان میں ایک آدپڑھ بھی لے تو نماز پڑھتے پڑھتے باتیں بھی شروع کر دیتی۔۔وہ گاؤں کی ایک جاہل عورت تھی جو ایک خوشحال مرد سے شادی کر کے خود کو ماڈرن سمجھنے لگی تھی۔۔😏

رکو یہ پتیلی میں کچھ دال ہے روٹیاں پکا کر اس پتیلے کو چاٹ لو۔۔

سلمہ کہہ کر سر بستر میں دے گ ئی۔ مومنہ تھکے قدموں سے کچن میں گ ئی

پتیلے میں دال کا پانی پڑا تھا جو ایک گھونٹ جتنا تھا۔۔فریج کو بھی تالا لگا

تھا۔۔مومنہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کمرے میں آ گ ئی۔۔

شام تک وہ یوں ہی پڑی رہ ئی۔۔۔ آجکل عامر کے حالات بھی پتلے تھے اس

لیے نہ ہی فروٹ تھا نہ ہی کچھ اور کھانے کا سامان۔۔

جمعے کا دن تھا اس لیے عامر جلدی گھر آ گیا تھا۔۔مومنہ کو اس حالت میں دیکھ کر اسے

شدید غصہ آیا۔۔اس نے مومنہ سے کافی پوچھا مگر مومنہ ٹالتی گ ئی۔۔آخر عامر کے

اصرار پر اس نے دن والا واقعہ گوش گزار کر دیا۔۔۔

عامر غصے سے تن فن کرتا سلمہ کی طرف پہنچ گیا۔۔مومنہ اسے روکتی رہ گ ئی مگر وہ

رکا نہیں۔۔

مومنہ بمشکل بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے گ ئی۔

امی جی مومنہ صبح سے بھوکی ہے آپ کو پتا ہے نہ وہ بیمار ہے۔۔

عامر نے غصہ کنٹرول میں کرتے ہوئے نرم لہجے میں سلمہ سے پوچھا۔۔

سلمہ پہلے سے ہی لڑنے کو تیار تھی فوراََ چلانا شروع ہو گئی۔۔

میں نے ٹھیکہ لیا ہے تیری بیگم کا۔۔مجھے اور کام بھی ہوتے ہیں۔۔

سلمہ اس زور سے بولی کہ رابعہ اور اریبہ بھی باہر آگئی۔۔۔ دادا سسر بھی پریشانی سے بھاگے آئے۔۔

امی میں پیار سے پوچھ رہا ہوں۔۔بیوی ہے میری اس کا خیال کرنا چاہیے اپ بھی کچھ لگتی ہے۔۔

عامر نے لہجہ نرم رکھنے کی پوری کوشش کی۔۔

عامر کس لہجے میں بات کر رہا ہے تو امی سے شرم کر کل کی آئی بیوی کے لیے ماں کو بے عزت کرے گا۔۔

رابعہ نے ٹانگ اڑانی ضروری سمجھی۔۔۔

تم چپ رہو آپی۔۔۔عامر نے سختی سے کہا

کیوں چپ رہیں ہاں۔۔تو کون ہوتا ہے یہ کہنے والا اس کمینی کی خاطر ہمیں بے عزت کرے گا۔۔

اریبہ نے مومنہ کی طرف اشارہ کر کے کہا جبکہ سلمہ اب خاموش تماشای بنی ہوی تھی کیوں لکہ اس کی سپورٹرز بیٹیاں لڑنے مرنے کو تیار کھڑی تھیں۔یقیناً یہ سب ان کی ملی بھگت تھ۔۔وہ مومنہ کو گھر سے نکالنا چاہتی تھیں۔

مومنہ خاموش کھڑی اپنے پیٹ درد کو بھی برداشت کر رہی تھی اور جو درد دل میں تھا اسے بھ ٦ ضبط کیے ہوے تھی۔۔

تو میرے سامنے نہ آنا دفع ہو یہاں سے۔۔۔عامر نے اریبہ کو غصے سے کہا۔۔

کیوں دفع ہوں اپنی اس بیوی کو دفع کر۔۔۔اریبہ نے تمیز کو سائیڈ پر رکھ کر بد تمیزی شروع کر دی تھی۔۔

مومنہ کو خبردار کچھ کہا تو جان سے مار دوں گا۔۔۔

عامر نے آج پہلی بار مومنہ کا دفاع کیا تھا۔۔دادا سسر کھڑے بے زارگی سے مومنہ کو دیکھنے لگے۔۔۔

فتنے کی جڑ یہی ہے اس سے پوچھو کیا موت پڑی ہے اس کو۔۔۔

سلمہ نے مومنہ کو دھکا دیا جس سے وہ بستر پر جا گری۔۔درد کی ایک تیز لہر اٹھی اور مومنہ کراہ کر رہ گ ئی۔۔

رابعہ نے عامر کو دھکا دیا اور کرسی پر گرا دیا۔۔۔

سب بہنیں اور سلمہ عامر کو کھری کھری سنانے لگیں۔۔۔

عامر ان سب کے ساتھ بحث میں ناکام ہو رہا تھا۔۔۔بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے اور وہ زار زار رونے لگا۔۔۔۔

سب عورتیں مسلسل اسے باتیں سنانے میں مصروف تھیں۔۔

مومنہ اپنے شوہر کے آنسو برداشت نہ کر سکی۔۔آج اس کی بس ہو گ ئی تھی۔۔وہ درد کی پراوہ کیے بغیر اٹھی اور جا کر رابعہ کے پاس کھڑی ہو گی۔۔

ادھر بات کرو کیا کہہ رہی ہو۔۔۔

مومنہ نے اپنی انکھیں غصے سے بڑی کرتے ہوی مخاطب کیا۔۔۔

سسرال والے مارتے بھی ہیں گالیاں بھی دیتے ہیں۔۔تم کو تو ہم اچھے ملے ہیں اسی لیے فتنے بھیلا رہی ہو۔۔۔ایک وقت نہ کھاتی تو مر جاتی کیا؟؟اپنے کمرے میں کھانے پینے کا سامان منگوا کر رکھو وہ کھایا کرو۔۔عامر سے کہو بازار سے کچھ کھانے کو لادے ہم نے ٹھیکہ لیا ہے تمہارا۔۔۔

رابعہ کے لمبے چوڑے طنز کو اس نے خاموشی سے سنا اور پھر غصے سے بولی۔۔۔

بیمار ہوں میں مری نہیں ہوں پہلے بھی تم لوگ بھوکا ہی رکھتے رہے ہو۔۔اور جو سسرال والے گالیاں دیتے ہیں۔۔وہ تمہیں ملیں گے۔۔۔تم اپنے سسرال والوں کی ماریں بھی کھانا اور گالیاں بھی سن لینا مجھ سے یہ کام نہیں ہوتے۔۔۔

مومنہ اس زور سے چیخی کہ اس کی آواز سب کو سکتے میں لے آئی۔۔ مومنہ اج پہلی بار بولی تھی اور سب کو خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔

رابعہ اپنا منصوبہ اتنی آسانی سے ہاں فیل ہونے دیتی اس نے زمین پر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔۔

تم نے مجھے اتنی بڑی بددعا ہے مومنہ۔۔۔رابعہ کے مصنوعی آنسو واسے حیران کر گے تھے۔۔

بددعا یہ بددعا ہے ؟؟مومنہ نے حیرانگی سے کہا

رابعہ کو روتے دیکھ کر سب نرم پڑے مگر مومنہ حیرت اور غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

مومنہ اس کے معافی مانگو تم نے غلط کہا ہے۔۔۔عامر نے اس سے معافی مانگنے کا کہا تو مومنہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

میں نے کسی کو بدعا نہیں دی میں معافی نہیں مانگوں گی۔۔۔

مومنہ نے رابعہ دیکھ ردانت پیسے۔۔

دادا سسر نے اسے بازو سے پکڑا اور دھکے دے کر باہر نکال دیا۔۔

مومنہ کے پیٹ کے درد میں اضافہ ہوا تھا وہ تھکے قدموں سے چلنے لگی جب رابعہ کی آواز سنای دی۔۔

ہم جھانکیں گے بھی نہیں تمہارے کمرے میں تم مرو یا جیوں کوی فرق نہیں پڑتا ہمیں۔۔

رابعہ عامر کو کہہ رہی تھی اور عامر خاموشی سے باہر نکل آیا۔۔

******

ہفتے کا دن تھا۔۔کل کی لڑای کے بارے میں عامر اور مومنہ نے کوی بات نہیں کی تھی۔۔ہفتہ ہونے کی وجہ سے سب مرد گھر ہی تھے۔۔آج چھٹی تھی۔۔عامر مومنہ کا خیال رکھ رہا تھا۔۔وقتاً فوقتاً اسے درد ہوتا رہتا مگر پھر آرام آجاتا۔۔

دوپہر کو مومنہ کچن میں سب کو نظر انداز کیے کھانا نکال کر کمرے میں لے آئی ۔۔ کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد اسکے درد میں اضافہ ہوا۔۔اس نے عامر کو بتایا کہ اسے لیبر پین شروع ہو گیا ہے۔۔۔عامر پریشانی کے عالم میں سلمہ کے پاس بھاگا تھا۔۔۔ماں سوتیلی ہو یا سگی۔۔بچہ پریشانی کے وقت اسی کے پاس جاتا ہے۔۔مگر سگی ماں اور سوتیلی میں فرق ہوتا۔۔۔

سلمہ نے عامر کی بات پر کان نہ دھرے سب لوگ گھر میں موجود تھے مگر کسی نے جھانکنا گوارا نہیں کیا۔۔عامر نے جلدی سے گاڑی کی چابی ڈھونڈی اور مومنہ ک گاڑی میں بٹھا کر ہسپتال لے آیا۔۔

دونوں کے لیے یہ پہلی بار تھا اس لیے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرنا ہے۔۔

ہسپتال میں داخل ہوتے ہی نرس نے اسے بڑی چادر میں لپٹا دیکھ کر ہنس دی۔۔

لگتا ہے تمہارے علاقے میں برف پڑی ہے۔۔

نرس کی بات پر مومنہ خاموشی سے سر جھکا گی۔۔۔بیڈ پر لیٹ جاو ڈاکٹر ارہی ہے۔۔۔

نرس کے کہنے پر مومنہ بیڈ پر لیٹ گ ئی۔۔۔ درد بڑھتا جا رہا تھا ڈاکٹر نہ آئی۔۔ اس نے تنگ ہو کر میکے فون کیا۔۔۔

اس کی امی نے اسے تسلی دی اور جلدی پہنچنے کا کہا۔۔۔

تمہارے ساتھ کون کون ہے۔شازیں بیگم کے پوچھنے پر مومنہ رودی۔۔ مما میں اکیلی ہوں میرے ساتھ صرف عامر ہیں مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ آجائیں پلیز۔۔۔

پاس بیٹھی نرس کو مومنہ کی تکلیف کا اندازہ ہوا تھا۔۔کال کٹنے کے بعد نرس نے اس سے پوچھ ہی لیا۔۔کوی نہیں ہے تمہارے ساتھ؟؟

نہیں کوی نہیں ہے۔۔مومنہ نے بیڈ سے اٹھتے کہا تھا۔۔شازیہ بیگم نے اسے ہسپتال کے قریب چاچو کے گھر آنے کا کہہ دیا تھا

سسرال والے کیوں نہیں آئے۔۔ نرس نے تجسس سے پوچھا

پتا نہیں۔۔مومنہ کہہ کر تیزی سے لیبر روم کے باہر آ گئی۔۔۔

عامر مومنہ کو درد میں دیکھ کر کافی اداس تھا۔۔ہسپتال سے چاچو کے گھر لے جاتے وقت اس نے فون کر کے گھر مومنہ کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔۔ان لوگوں کی بے رخی پر عامر اور دکھی ہوا تھا۔۔مومنہ نے عامر کے چہرے کو دیکھا۔ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی اس نے خود کو رونے سے باز رکھا تھا آنسو وبار بار آنکھوں سے بہہ پڑتا۔۔

وہ مرد تھا مگر بہت کمزور دل مرد تھا۔۔مومنہ کی طبیعت خرابی پر یوں ہی رو پڑتا۔۔وہ جیسا بھی تھا

مگر مومنہ پر جان دیتا تھا۔۔اگر غصہ کر بھی دیتا تھا تو یہ اس کی فطرت تھی۔۔مرد تو ہوتے ہی اناز ادے ہیں۔۔اپنی انا پر سوال اٹھانے والی انگلی برداشت نہیں کر سکتے۔۔عامر کو بھی اس کچھ عرصے میں احساس ہو گیا تھا کہ مومنہ کیا کیا سہہ رہی ہے۔۔۔اسے پچھتاوہ تھا اپنی لاعلمی پر۔۔۔اسوقت وہ صرف مومنہ کو سوچ رہا تھا جو درد سے رو رہی تھی۔۔عامر کے پاس تسلی کے الفاظ بھی نہیں تھے اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔۔۔

_***

چاچو کے گھر پہنچ کر مومنہ پر سکون ہو گ ئی۔۔درد بڑھتا جا رہا تھا اور دل کی دھڑکن تیز سے تیز تر ہو رہی تھی۔۔ایک طرف ماں بننے کی خوشی اور دوسری طرف عجیب سا ڈر تھا کہ کیا ہوگا۔۔۔۔

مومنہ کو گھر کے نیچے والے پورشن میں رکھا تھا تاکہ وہ پر سکون رہ سکے۔۔

پرآئیویٹ کلینک سے ایک لیڈی ڈاکٹر کو بلوا کر مومنہ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دی گ ئی۔۔ مومنہ کی مما اس کے ساتھ ساتھ رہی تھیں۔۔اس کی

چاچی نازیہ اس کے لیے بار بار کچھ کھانے کو لے آتیں۔۔ان کے پیار کو دیکھ کر مومنہ بے

ساختہ مسکرا دیتی۔۔۔

رات مغرب کے وقت سلمہ عرفان صاحب اور عظمی ممانی وہاں آن ٹپکے۔۔

اچھی خاصی دعوت اڑا کر بغیر مومنہ کو تسلی دیے یا کوی مدد کیے گھر جانے کی تیاری میں

کھڑے ہو گے۔۔۔

سلمہ کو رات رکنے کا کہا تو اس نے بے نیازی سے یہ کہہ کر جان چھڑا لی کہ اس کی چھوٹی بیٹی

اس کے بغیر سوتی نہیں ہے اگر رات میں بچہ پیدا ہو جاے تو ہمیں بتا دینا ورنہ صبح آ جائیں

گے ہم۔۔

ان لوگوں کا اس قدر بے حس پن شازیہ بیگم سمیت سب کو حیران کر گیا۔۔۔رات عشا ٦

کے بعد مومنہ سے شازیہ نے اصرار کر کے پوچھا تو مومنہ نے انہیں ساری باتیں بتا دیں جو

شادی کے بعد سسرال میں اس نے سہی تھیں۔۔۔

غم وغصے سے شازیہ بیگم لال ہو گئی تھیں۔۔

مومنہ کا مرجھایا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ ان کی آنکھیں نم ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔اتنے لاڈ پیار سے پالا تھا انہوں نے اس معصوم پری کو۔۔۔۔ کبھی گرم ہوا بھی نہ لگنے دی تھی۔۔۔ اچھے لوگ سمجھ کر وہاں شادی کروادی تھی اور وہ کیسے نکلے تھے۔۔۔ان کی بیٹی کب اتنی سمجھدار ہو گ ئی تھی کہ ان سے باتیں چھپانے لگی تھ۔۔ کبھی چھوٹے بھای سے لڑای ہو جاتی یا کوی چیز نہ ملتی تو گھر سر پر اٹھا لیتی تھی اور اب مسکرا کر ہر درد سہہ رہی تھی۔۔۔۔

رات کے تین بج گے جب مومنہ ٹھیک نہیں ہوئی تو اسے ہسپتال شفٹ کر دیا گیا۔۔۔درد برداشت کرتے کرتے بلاآخر دن کے دو بجے مومنہ نے ایک خوبصورت اور ننھے سے وجود کو جنم دیا۔۔۔ بلکل مومنہ کی فوٹو کاپی تھا۔۔۔ بڑی بڑی آنکھیں۔۔۔ مگر ان کا رنگ کالا تھا جبکہ مومنہ کی آنکھیں بھوری تھیں۔۔۔ چھوٹی سی ناک اپنے دادا پر گ ئی تھی اور پتلے سے ہونٹ نجانے کس کی مشابہت رکھتے تھے۔۔۔خیر وہ ننھا وجود دیکھ کر مومنہ ہر درد بھول گ ئی اور خوشی سے اس کی آنکھیں بھر گ ئی۔۔۔سب درد اس نے اپنی اولاد کو دنیا میں لانے کے لیے ہی رو جھیلا تھا۔۔۔ایک ماں ہر درد اپنی اولاد کی خاطر مسکرا کر سہہ لیتی ہے۔۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

ماں اور بچہ دونوں کو روم میں شفٹ کر دیا گیا۔۔ایک بات مومنہ کو سمجھ آگ ئی تھ۔۔سرکاری ہسپتالوں میں بغیر جان پہچان اور سفارش کے ڈاکٹرز مریض کو خاص اہمیت نہیں دیتی تھیں۔۔۔مومنہ کے ساتھ والے بیڈ پر عورتیں تڑپتی اور چیختی رہیں تھیں مگر بنہیں ڈپٹ کر خاموش کر دیا جاتا۔۔۔جس کی سفارش ہوتی اس کے آگے پیچھے بھاگ رہی ہوتی تھیں۔۔مومنہ کے والد ڈاکٹر تھے اور ان کی موجودگی کی وجہ سے مومنہ کا اچھی طرح خیال رکھا گیا تھا۔۔۔

سلمہ جوں ہی کمرے میں آئی فوراََ بچے کو اٹھا کر گود میں رکھ لیا۔۔۔

مومنہ نے شازیہ بیگم کی طرف دیکھا جو ناگواری سے سلمہ کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔مومنہ ایک سرد آہ بھر کر رہ گ ئی۔ کچھ دیر بعد ہی وہ سب گھر لوٹ آئے۔۔ شازیہ بیگم بچے اور مومنہ کو لے کر کمرے میں آگ ئی یں ۔۔ تین دن وہ مومنہ کے پاس رہیں۔۔اور ان تین دنوں میں مومنہ کو کسی نے کھانے کا بھی نہیں پوچھا اور نہ ہی بچے کو دیکھا۔۔سلمہ کے علاوہ کسی نے بچے کا چہرہ بھی

نہیں دیکھا تھا۔۔ شازیہ بیگم خود جا کر کھانا لے آتی۔۔ تیسرے دن جب ان کی بس ہوئی تو وہ مومنہ اور بچے کو لے کر اپنے گھر لے آئی یں۔۔۔۔

مومنہ اپنے میکے میں تھی جب اسے خبر ملی کہ نائی لہ بھی ہسپتال میں ایڈمٹ ہے اور سلمہ ایک ہفتے سے اس کے ساتھ ہسپتال میں ہے۔۔۔آپریشن سے نائی لہ کو ایک بیٹی ہوئی۔۔مومنہ ایک سرد آہ لے کر رہ گ ئی۔۔ مومنہ کی باری سلمہ نے بہانہ بنا دیا تھا اور نآئی لہ کے ساتھ ایک ہفتے سے ہسپتال ہے۔۔اور اتنا ہی نہیں نائی لہ کے آپریشن کے بعد بچی اور نائی لہ دونوں کو سلمہ نے بڑی لگن سے سنبھالا تھا۔۔ عامر اور مومنہ نے اس بات کو شدت سے محسوس کیا تھا۔۔جتنا خیال نائی لہ کا رکھا گیا تھا اتنا مومنہ کا حق بھی تو تھا۔۔آخر اس معصوم نے کسی کا کیا بگاڑا تھا جو اتنی نفرتیں جھلنی پڑیں۔۔۔

عامر آفس کے سلسلے میں اکثر گھر آجاتا اور کبھی کبھار مومنہ سے ملنے چلا جاتا تھا۔۔۔

مومنہ امی کہہ رہی تھیں تم نے ان کے کچھ برتن چوری کر لیے ہیں کافی شور ڈالا تھا رات میں انہوں نے۔۔۔

عامر آج مومنہ سے ملنے آیا تھا۔۔اور سلمہ کے تماشے کے بارے میں اسے بتایا

کونسے برتن۔۔۔؟؟؟مومنہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

امی کہہ رہی تھیں کہ تم سٹور سے کچھ چیزیں چرا کر لے گئی ہو ان کے کچھ برتن بھی تھے۔۔۔

عامر نے بتایا تو مومنہ غصے سے بھر گئی۔۔ اور آپ نے انہیں کچھ نہیں کہا؟؟؟

میں نے کہا کہ میں پوچھوں گا وہ چوری نہیں کر سکتی۔۔۔عامر نے یوں بتایا جیسے کوئی تیر مار آیا ہو۔۔

عامر آپ کی بیوی پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے اور آپ نے کچھ کہا بھی نہیں۔۔۔؟؟

مومنہ غصے میں بولی تو عامر سر جھکا گیا

شازیہ بیگم نے دونوں کی باتیں سن لی تھیں۔۔وہ شہزاد صاحب سے بات نہیں کر سکتی تھیں۔۔کیوں کہ وہ غصے کے بہت تیز تھے اگر کچھ الٹا سیدھا کہہ دیتے تو بات بگڑ سکتی تھی۔۔۔۔

ایک بار گھر پہنچنے دو اب نہیں بخشوں گی ان لوگوں کو۔۔۔۔۔

مومنہ نے دل میں فیصلہ کر لیا اور آنے والے وقت کے لیے ذہن کو تیار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے پتا چل گیا تھا کہ خاموش رہنے سے یہ لوگ اسے خوب دبائیں گے۔۔۔

لیبر پین سے کچھ دن پہلے ہی اس نے سٹور کو صاف کیا تھا۔۔جالوں اور دھول سے بھرا ہوا سٹور اس نے کچھ گھنٹوں می صاف کر دیا تھا اور وہاں موجود ایک پھٹی ہوی دری اسے ملی تو وہ اسے اٹھا کر کمرے میں لے گ ئی۔۔ اسے سلائی کر کے کمرے میں بچھا لی تھی۔۔۔سلمہ کو اسی کا غصہ تھا اس لیے الزام لگا رہی تھی۔۔ورنہ سٹور میں ایک بھی برتن موجود نہیں تھا صرف پرانا فرنیچر تھا جو مومنہ نے صاف کر

کے چمکا دیا تھا۔۔ جس کا کریڈیٹ رابعہ کو مل گیا تھا۔۔ سلمہ نے سب کو یہی بتایا کہ رابعہ نے یہ سٹور صاف کیا ہے۔۔۔ محنت مومنہ کی اور کریڈیٹ رابعہ لے گ ئی۔۔۔۔۔

مومنہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔۔ شادی کے بعد سے اب تک کے تمام مناظر اس کی نظروں سے سامنے تھے۔۔

غلطی میری بھی مگر اتنی نہیں کہ مجھ پر یہ ظلم کیے جائی یں۔۔

عورت تو محبت کی بھوکی ہوتی ہے۔۔ اپنے شوہر سے وفا کرتی ہے صرف اس کے پیار کے لیے توجہ کے لیے۔۔ اگر عامر اس کا ساتھ دے تو اسے کسی دوسرے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔ مومنہ کو اس کے والدین دینی اور دنیاوی دونوں تعلیم دیں۔۔ شادی سے پہلے تک وہ پردہ کرتی نماز قرآن پڑھتی صبح شام کے اذکار کری۔ مگر شادی کے بعد اس نے نماز تو نہ چھوڑی مگر باقی سب کچھ چھوڑ دیا تھ۔

میر االلہ مجھ سے خفا ہے اسی لیے آزمائی ش میں ڈال دیا ہے۔۔ میں میں اب کوی گناہ نہیں کروں گی بس اللہ کو راضی کروں گی۔۔۔ مومنہ خود سے مخاطب تھی۔۔۔

حملہ عورت کے ہار مونز میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے کبھی وہ کسی معمولی بات پر غصہ کرتی ہے کبھی یوں ہی خوش ہو جاتی ہے۔۔ کبھی چڑ چڑی ہو جاتی ہ کبھی طبیعت کیسی کبھی ویسی۔۔۔اس حالت میں عورت کو کسی پیار کرنے والے اور خیال رکھنے والے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اسے پیار سے ٹریٹ کیا جاے ورنہ اس کے ذہن کے ساتھ بچے پر بھی اثر پڑتا ہے۔۔ مگر مومنہ نے اپنی ساری بریگننیسی کی حالت میں ذہنی اذیت ہی جھیلی ہے۔۔

مومنہ۔۔۔۔۔

عامر کی آواز پر وہ چونک کر خیالات سے باہر آئی۔۔

چلیں۔۔ لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔

جی۔۔۔ مومنہ کہتی اٹھ کھڑی ہوی۔۔۔ آج وہ واپس اپنے سسرال جا رہی تھی۔۔۔

**۔شازیہ بیگم مومنہ اور بچے کو لے کر اندر دخل ہوئی یں تو ساری عورتیں ناگواری سے منہ بنا کر چلی گ ئی یں۔۔۔ سلمہ نے سلام دعا کی اور کچن میں گھس گ ئی۔۔

مومنہ لب بھینچے کمرے میں آگ ئی۔۔۔

کیانام سوچاہے پھر بچے کا۔؟

شازیہ بیگم مومنہ سے مخاطب ہوئی یں

وہی جواس کے دادانے بتایاتھا۔امیر معاویہ۔۔۔

مومنہ نے خیالوں میں گم جواب دیا

شازیہ بیگم نے تاسف سے سر جھٹکا۔۔۔

دودن بعد مومنہ بستر سے اٹھی تھی۔۔۔دودن عامر کی چھٹی تھی سووہ کھانااسے لادیتاآج وہ آفس چلاگیاتھا۔۔بھوک نے ستایاتووہ اٹھ کر کچن میں گ ئی۔۔ سلمہ نائی لہ کے ساتھ گپیں ہانکنے میں مگن ھی۔۔

امی کھانانہیں ہے۔۔مومنہ نے خالی برتن دیکھ کر پوچھا

ختم ہوگیا۔۔سلمہ نے مختصر جواب دیااور پھر سے گپیں ہانکنے لگی۔۔

مومنہ خاموشی سے واپس آگ ئی۔۔

دودھ اور ڈبل روٹی کھا کر اس نے کمرے کی صفائی کی۔۔معاویہ سو رہا تھا اس لیے

وہ مطمئن تھی۔۔۔

صفائی کرتے وقت اسے احساس ہوا کہ اس کے جہیز کی کافی چیزیں غائب ہیں۔۔

مومنہ سلمہ کے پاس گئی اور پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ چیزیں تو سلمہ نے خود کی خریدی

ہیں۔۔مومنہ اس کے سفید جھوٹ پر حیران رہ گئی۔۔

**۔عامر میرے جہز کی چیزیں امی لے گئی ہیں اور واپ نہیں کر رہی۔۔۔

شام میں مومنہ عامر سے مخاطب ہوئی۔۔جو کچھ بھی ہو جہیز ایک باپ کی عمر بھر کی کمائی

ہوتا ہے جو وہ اپنی بیٹی کو دیتا ہے

ایک بیٹی کبھی بھی اپنا جہیز کسی کے ساتھ نہیں بانٹ سکتی۔۔۔

مومنہ اگنور کر دو چھوڑو۔۔عامر نے بے زارگی سے کہا

عامر میرا جہیز ہے۔۔۔

عامر نے مومنہ کی بات ہی کاٹ دی

واٹ جہیز بس کرو چھوڑدو۔۔۔ میں تنگ آ گیا ہوں روز روز کے جھگڑوں سے۔۔

عامر اکتا کر کمرے سے جانے لگا

ٹھیک ہے میں ہی چلی جاتی ہوں آپ کی زندگی سے آپ کی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔

مومنہ نے معاویہ کو گود میں لے کر غصے سے کہا

بلاتا ہوں ان **(گالی) کو کیوں تیرا جہیز لے گے۔۔۔

عامر غصے سے کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔ مومنہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد عرفان اور سلمہ بھی وہاں پہنچ گے

کیا تکلیف ہے تمہیں مومنہ

عرفان نے غصے سے کہا

مومنہ لب بھینچے خاموش رہی

کچھ چیزیں ہی لے کر گے ہیں اتنا شور کیوں ڈالا ہوا ہے

عرفان پھر مخاطب ہوا

میرا جہیز ہے وہ۔۔چیزیں نہیں ان کا کوی حق نہیں میرے کسی بھی سامان کو ہاتھ لگائی یں

مومنہ نے سختی سے کہا

تم تو بڑی شریف ہو جیسے

عرفان نے پھر زہر اگلا

ہاں تو نائی لہ جیسی شریف ہی کوی لے آتے جو اپ کو پسند بھی اتی

مومنہ نے دو بدو جواب دیا

نائی لہ تیر ی وجہ سے لڑتی تھی ہم سے۔۔تجھے ہم اتنی عزت دیتے ہیں۔۔

سلمہ نے بھی دانت پیس کر کہا

کونسی عزت بھ ئی۔۔بھوکی میں رہتی رہی۔۔طعنے میں سنتی رہی۔۔بچہ پیدا کر کے آگ ئی آپ لوگوں کو خبر نہ ہوی۔۔میکہ میں پورا مہینہ رہ کے آئی ۔۔۔بچے کی شکل بھی تم لوگوں نے نہں دیکھی یہ عزت ہے؟؟؟

مومنہ پھٹ پری تھی۔۔عامر خاموشی سے ایک جگہ بیٹھارہ۔یوں جیسے وہ کوی بت ہو۔۔

سلمہ بھاگ کرار یبہ اور رابعہ کو بلالای۔۔

کیاتکلیف ہے مومنہ کیوں جان نہں چھوڑتی ہماری۔۔

اریبہ آتے ہی بدلحاظی سے بولی۔۔

عامر کے بت میں پہلی بار حرکت ہوی اور وہ غصے س اٹھ کرار یبہ پر چڑھ دوڑا

دفع ہو جا میرے کمرے سے۔۔نکل جا کمینی ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔۔عامر نے اریبہ

کو دھکے دے کر کمرے سے نکال دیا

عرفان بھی غصے سے کھڑے ہو گے

یہ اپ کی بیٹیاں میری ماں کے سامنے منہ پھیر کر جاتی رہیں سلام تک نہیں کیا

مومنہ چپ نہ رہی تھی۔۔۔ان کی مرضی یہ جو بھی کریں تجھے کیا۔۔۔

عرفان نے بے حسی کی مثال قائم کی اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

-***

امی کونس گلاس چاہیے آپ کو جو مجھ پر چوری کا الزام لگا تھا۔۔

صبح سلمہ کو مومنہ کمرے میں لے آئی اور گلاس کی کہانی پوچھی

یہ بستر جو تم نے بچھایا ہے یہ میرا ہے۔۔ سلمہ نے بستر کی طرف اشارہ کیا جو مومنہ نے پھٹا ہوا سی کر بچھایا تھا۔۔لے جاو۔۔۔مومنہ نے سپاٹ چہرے سے کہا۔۔

سلمہ بستر اٹھا کر چل دی۔۔

_***

آج ہفتہ تھا۔۔عامر کو چھٹی تھی اس لی وہ گھر پر ہی تھا۔۔مومنہ ناشتہ بنانے کچن میں آئی۔۔اپنی دھن میں ناشتہ بنا رہی تھی جب رابعہ بول پڑی۔۔۔

ہمارے کچن میں تمیز سے رہنا۔میرے باپ کا کھاتی ہے اور نخرے کرتی ہ۔۔۔رابعہ کپڑے استی کرتے بک بک کر رہی تھی۔۔۔

مومنہ سر جھٹک کر کام میں لگ گ ئی۔۔ یہ تڑ کسی اور کو دکھانا میں ڈرتی نہیں ہوں۔ مومنہ کی خاموشی پر رابعہ دوبارہ بولی۔۔

مجھے چپ رہنے دو۔۔ تنگ مت کرو۔۔

مومنہ نے پلٹ کر غصے سے کہا۔۔

رابعہ نے استری چھوڑ کر ہاتھ کمر پر رکھ کر کہا

مومنہ پاس پڑا بیلن اٹھا کر اس کے پاس گ ئی۔۔

تنگ کیوں کر رہی ہو یہ بیلن دیکھا ہے نا۔۔۔

مومنہ لے ڈرانے کی غرض سے اسے بیلن دکھایا۔۔

رابعہ آگے بڑھی اور بیلن اس لے ہاتھ سے چھین کر مومنہ کے سر پر دے مارا۔۔اور بس وہ لمحے تھے کہ مومنہ کا سر چکرا کر رہ گیا۔۔۔ سلمہ دور کھڑی مسکرا کر یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔اریبہ نے بھی رابعہ کا ساتھ دیتے ہوئے مومنہ کو مارنا شروع کر دیا۔۔ چہرے پر تھپڑ پیٹ میں مکوں کی برسات کر دی۔۔اسے نیچے گرا کر خوب گالیاں بکی۔۔

ارسلان بھاگ کر عامر کے پاس گیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا

عامر فوراََ وہاں پہنچا اور بے سدھ پڑی مار کھاتی مومنہ کو چھڑایا۔۔

مومنہ کے کپڑے خون سے لت پت ہو چکے تھے اس کے پیٹ میں مارنے کی وجہ سے اسے بلیڈنگ شروع ہو چکی تھی۔۔عامر نے اریبہ کو تھپڑ جڑ دیا

سلمہ بھی اسی لمحے حرکت میں آئی اور رابعہ اور اریبہ کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔۔

عامر مومنہ کو لے کر کمرے میں آگیا۔۔مومنہ درد سے بے حال بستر پر ڈھے گئی۔۔

عامر نے فوراََ عرفان کو کال کر کے ساری بات بتائی۔۔عرفان نے مومنہ سے بات کروانے کو کہا۔۔

مومنہ یہ بات گھر میں ہی رکھنا میں آرہا ہوں۔۔عرفان کا اشارہ مومنہ کے میکے کی طرف تھا۔۔میں فون کر کے بتا رہی ہوں سب کو۔۔

مومنہ نے سپاٹ چہرے سے کہا۔

نہیں مومنہ اللہ کی رضا کے لیے معاف کر دو میں آکر انہں منع کر دوں گا آئی یندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔

عرفان کے لہجے میں منت تھی۔۔۔مومنہ نے بغیر کچھ کہے کھٹاک سے فون بند کر دیا

عامر خاموشی سے ساری کاروائی دیکھتا رہا

مومنہ نے بلال چاچو کو فون کر کے ساری بات بتائی انہوں نے عرفان سے بات کرنے کا کہہ کر کال کاٹ دی۔۔

کچھ دیر بعد مومنہ کی مما کو فون آیا۔۔ان کے لہجے سے پتا چل گیا تھا کہ انہیں اس معاملے کا بلکل نہیں پتا۔۔ مومنہ نے ان کی معلومات میں بھی اضافہ کیا اور ساری بات بتادی۔۔اور شہزد صاحب کو کچھ بھی بتانے سے منع کر کے کال کاٹ دی۔۔

عامر کو تھوڑی دیر میں عرفان کی کال آگ ئی۔

ابو وہ کچھ نہیں کہتے آپ گھر آجائی یں وہ صرف بات کریں گے بس۔۔

عامر نے انہیں ضمانت دی اور کال کٹ گ ئی۔۔

کیا ہوا۔؟ مومنہ نے سپاٹ چہرے سے پوچھا نہ وہ اداس تھی نہ رو رہی تھی۔۔ عامر اس کے تاثرات سے خوفزدہ ہوا تھا

کچھ نہیں بس انہیں ڈر ہے کہ تمہارے پاپا انہیں ماریں گے۔۔ تم جانتی ہو وہ کتنے سخت ہیں۔ابو گھر نہیں آرہے ہں۔۔ کہہ رہے ہیں میں بھاگ جاوں گا۔۔

عامر نے تفصیل بتائی۔۔

میرے ساتھ زیادتی کرتے انہیں خوف نہیں آیا۔۔؟مومنہ نے استہزایہ کہا عامر نے سر جھکا لیا۔۔

مومنہ۔۔مومنہ میری بچی۔۔

شازیہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہی پستر پر پڑی مومنہ کی طرف بھاگی۔۔ان کے ساتھ ساتھ مومنہ کی دادی بھی موجود تھی۔۔

مومنہ بمشکل اٹھ بیٹھی۔۔شازیں بیگم نے اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

پھٹے ہونٹ جن سے خون بہہ کر خشک ہو گیا تھ۔۔آنکھوں میں پڑھے سیاہ گڑے۔۔منہ پر خراشوں کے نشانات۔۔۔بازووں پر دانتوں کے نشان۔۔واضع نظر آرہے تھے۔۔

چند دنوں میں ہی وہ صدیوں کی بیمار لگی تھی۔۔جس ذہنی اذیت میں وہ تھی صرف وہی جانتی تھی۔۔۔

یہ کیا حال ہو گیا مومنہ ۔۔۔شازیہ بیگم بھرائی آواز میں بولی ۔۔پھر پس سوے ہوے معاویہ کی طرف بڑھی اور اسے اٹھا کر چومنے لگیں۔۔مومنہ ابھی سب کے سامنے جرگہ لگے گا ہر بات بتانا آج میں ان لوگوں سے سوال کروں گی آخر میری بچی نے کیا بگاڑا تھا۔

مومنہ کی دادی دکھ اور غصے سے گویا ہوئی ں

مومنہ ہلکا سا سر ہلا کر رہ گ ئی۔۔۔

_***

آپ لوگ نہیں جانتے یہ کیا کرتی ہے ہمارے ساتھ۔۔۔

رابعہ مصنوعی اداکاری سے بولی تھی۔۔جرگہ لگ چکا تھا اور سب ایک جگہ موجود تھے۔۔ مومنہ کی دادی شازیہ بیگم اور بلال چاچو جرگے میں موجود تھے شہزاد صاحب کو اس سب سے بے خبر رکھا تھا۔۔۔

عرفان صاحب کیا اس لیے میں نے اپنی بچی آپ کو دی تھی؟؟

بلال چاچو کے لہجے میں دکھ اور افسوس تھا

غلطی ہماری نہیں ہے یہ زیادہ مسلے پیدا کرتی ہے آخر کب تک سہتے ہم۔

عرفان صاحب نے بھی اداکاری کی حد پھلانگی تھی

کیا کرتی ہے یہ بتایں نا پھر ہم حل نکالیں گے

شازیہ بیگم ان کے جھوٹ کو بھانپ گ ئی تھیں

گڑھے مردے مت اکھاڑیں بس آئی یدہ آپ کو شکایت نہیں ملے گی۔۔ عرفان کے پاس مومنہ کے خلاقکچھ ہوتا تو وہ کہتے۔۔اب سب کے سامنے جھوٹ بول کر اپنی پول نہں کھول سکتے تھے اس لے معاملہ رفع دفع کرنا چاہ رہے تھے۔۔۔

مومنہ اللہ کی خاطر معاف کر دو۔۔۔

عرفان اب مومنہ سے مخاطب تھے۔۔

مومنہ خاموش بیٹھی سب کو سن رہی تھی۔۔اسے کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔۔سب کچھ سامنے تھا۔۔ہر کوی جانتا تھا کہ غلط کون ہے۔۔۔

شازیہ بیگم نے بہت کوشش کی مگر عرفان بات کو یہاں وہاں کر کے ختم کر کےاور وعدہ کر لیاآئی ندہ کوی شکایت نہیں ملے گی۔۔۔اور آخر وہ لوگ مومنہ کے بسے بسائے گھر کو اجڑنے نہیں دے سکتے تھے سو خاموش ہو گے مگر اتنا ضرور کہہ دیا کہ آئی یندہ اگر کچھ ہوا تھا برداشت نہیں کیا جاے گا۔۔او عرفان ان کی ہاں مں ہاں ملاتے رہے۔۔آخرکوان کے ساتھ دشمنی مول لے کر وہ اپنی عزت اور کرئی یر داو پر نہیں لگا سکتے تھے۔۔کیوں کہ بلال چاچو کے ساتھ ان کے بہت سے مطلب وابستہ تھے جو وہ پورا کرنا چاہتے تھے۔۔۔

***۔

عامر اگر سکون چاہ ئی یے تو ہمیں الگ ہونا پڑے گا ورنہ یہ روز روز کے جھگڑے ہمیں جینے نہیں دیں گے۔۔۔

شام مومنہ عامر کو اپنا فیصلہ سنا رہی تھی۔۔

میں بات کرتا ہوا بو سے ہم الگ ہو جائی یں گے۔۔۔

ہاں مگر میں کمرے میں چولہا نہیں جلاوں گی فلحال مجھے سٹور صاف کروا کر دیں میں اس کو کچن سیٹ کروں گی۔۔۔

مومنہ قطعی انداز میں بولی

مگر ان لوگوں کا سامان۔۔۔۔

مومنہ عامر کی بات کاٹ کر پھر سے بولی

مجھے نہیں پتا جو بھی کریں بس کل میں الگ ہو چاوں گی بس۔۔۔۔

_***

دوپہر تک سٹور کا ایک حصہ صاف کر کے کچن سیٹ ہو چکا تھا۔ایک حصے میں کباڑ دھرا ہوا تھا۔۔مومنہ نے اس پر شکر کیا۔۔کم از کم وہ سکھ سے کھا تو سکے گی۔۔بھوکا تو نہیں رہنا پڑے گا۔۔

۔***۔ علیحدہ ہونے کے بعد مومنہ کافی پرسکون تھی۔۔ وہ اپنی ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتی تھی۔۔ اب وہ اور عامر ایک دوسرے کو وقت دیتے۔۔ سب کچھ بھلا کر وہ ایک نئی شروعات کر چکے تھے۔۔۔

عامر اب مومنہ کو پہچاننے لگا تھا۔۔ مومنہ ایک معصوم اور معصوم بچوں جیسی لڑکی تھی۔۔ حالات نے اسے کافی سنجیدہ بنا دیا تھا۔۔ مگر عامر کا ساتھ اور توجہ پا کر وہ پھر سے کھل اٹھی تھی۔۔ وہ بہت بدل چکی تھی۔۔ اس نے خود کو عامر کے رنگ میں رنگ دیا تھا۔۔ ضد غصہ اور اڑیل پن اس نے بہت دور چھوڑ دیا تھا۔۔ وہ عامر کے ساتھ دال روٹی کھا کر بھی خوش تھ۔ مومنہ نے کبھی اس سے کوئی خواہش نہیں کی۔۔ کبھی گلا نہیں کیا۔۔۔

گیارہویں کے امتحان میں وہ اول آئی تھی۔۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔ آگے پڑھ کر کچھ بننا اس کا جنون تھا۔۔۔

اسے نماز سکھائی اور قرآن سکھایا اور بہت جلد عامر نماز کا پابند ہو گیا۔۔ قرآن وہ اٹک اٹک کر پڑھتا تھا۔۔

سوتیلی ماں نے صرف کھانا پکا دیا۔۔اور کپڑے دھو دیے۔۔تربیت کچھ بھی نہ کی تھی۔۔

مومنہ نے عامر کو بدل دیا۔۔ تھ۔

وہ دونوں اپنی زندگی میں خوش تھ۔۔ مگر یہ خوشی بھی وقتی ثابت ہوئی ۔۔

رمضان بھی شروع ہو چکا تھا۔۔شازیہ بیگم نے مومنہ کے لیے افطار کا سارا سامان اپنی طرف سے بھیجا۔۔۔عامر کے پاس تو اتنی گنجائی ش نہ تھی کہ وہ مومنہ کو عید کی خریداری کروا سکتا۔مومنہ نے اس پر بھی صبر کیا تھا۔۔شازیہ بیگم نے عید کے کپڑے بھی خود خرید کرا نہیں بھیجے تھے۔۔عید بھی خیریت سے گزرگ ئی تھی۔۔۔

اور مومنہ کے بارہویں کے پرچے شروع ہو گے۔۔۔

عامر مومنہ کو پرچے دلوانے ساتھ لے جاتا تھا معاویہ بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔۔چار ماہ کا معاویہ بہت تنگ کرتا اس لیے مومنہ اپنا پرچہ بیچ مین چھوڑ کر اسے دودھ پلاتی اور پھر واپس آکر پرچہ دیتی۔۔۔ نگران بھی اس کی مجبوری سمجھتے تھے۔۔سو روک ٹوک نہ کرتے۔۔۔وہاں سبھی جانتے تھے کہ مومنہ کتنی لائی ق اور ذمہ دار لڑکی ہے اس

لیے پورے حال میں اسی کے چرچے ہوتے رہتے کہ شادی شدہ ہے بچہ بھی سنبھالتی ہے گھر بھی سنبھالتی ہے اور پڑھای بھی کرتی ہے۔۔۔

خیریوں ہی پرچے مکمل ہوےاور ہمیشہ کی طرح وہ اول آئی تھی۔۔۔اور اسی طرح اس نے بارہویں کے پرچے بھی دے دیے جن میں وہ پھر سے اول آئی تھی۔۔ مگر عامر کے حالات ایسے نہ تھے کہ وہ اسے پڑھا سکتا اس لیے مومنہ نے خوشی سے پڑھای چھوڑ دی۔۔۔

مومنہ کو عامر کی فکر ستانے لگی تھی۔۔عامر میٹرک فیل تھا۔۔اور نوکری ہونے کے باوجود اسے ڈر تھا کہ اگر اسے نوکری سے نکال دیا گیا تو۔۔۔

مومنہ نے ضد کر کے عامر کو ایڈمیشن دلایا۔۔اور یوں عامر نے پرائی ویٹ پر میٹرک کے پیپر دیے۔۔مومنہ نے اس کا بہت ساتھ۔۔۔دیا.....

اس دن مومنہ اپنے میکے گ ئی تھی اور وہاں جو اسے پتا چلا وہ کافی حیران کن تھا۔۔۔

عرفان صاحب وقتاً فوقتاً بلال چاچو کو مومنہ کے بارے میں جھوٹی معلومات دیتے رہتے تھے۔۔۔ عرفان کا کہنا تھا کہ مومنہ سب سے بدتمیزی کرتی ہے اور اپنے شوہر سے گھر کے کام کرواتی ہے اور اسے بے عزت کرتی رہتی ہے۔۔۔ حالانکہ یہ سب جھوٹ تھا۔۔۔

بلال چاچو نے تنگ آکر جب مومنہ کو بتایا اور تصدیق چاہی تو مومنہ نے صاف بتادیا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔۔۔

بلال صاحب کے ساتھ ساتھ شازیہ بیگم کا دل بھی ان سے براہو گیا۔۔۔۔

****۔

مومنہ تمہیں پتا ہے رابعہ آپی کا رشتہ آیا ہے۔۔۔

عامر نے انکشاف کیا تھا۔۔۔

نہیں تو مجھے نہیں معلوم۔۔۔ مومنہ چونکی نہیں تھی اسے پتا تھا کہ گھر میں جانے جو بھی ہو جاے اسے کبھی نہیں بتایا جاتا۔۔۔

میں نے ابو سے بولا ہے انکار کر دیں۔۔بہت دور ہے وہ جگہ اتنے دور کیسے رہے گی

رابعی۔۔۔

عامر نے نیا انکشاف بھی۔۔۔کیا۔۔

آپ نے کیوں منع کیا ہے ابو جو بھی کریں اپ ایسے کیوں ٹانگ اڑا رہے ہیں۔۔

مومنہ کو آنے والے خدشات ستا رہے تھے کہ اب نجانے گھر کی عورتوں کا کیا ردعمل

ہو۔۔۔

بھای ہوں میں اس کا۔۔۔حق ہے میرا۔۔۔۔

عامر جتاتے ہوے بولا جبکہ مومنہ لب کچل کر رہ گی۔۔۔۔

**۔ابو نے عامر کی وجہ سے رشتہ توڑا ہے۔۔یہ عامر ہر جگہ ٹانگ اڑاتا رہتا ہے۔۔۔پتا

نہیں کون پٹیاں پڑھاتا ہے اسے۔۔۔

رابعہ منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔۔مومنہ پاس بیٹھی سب سن چکی تھی۔۔۔اس دن کے

جھگڑے کے بعد اسے براہ راست طنز نہں ں کیا جاتا تھا البتہ طنز ضرور کیا جاتا تھا۔۔دو دن

رابعہ گھر میں سب سے خفا رہی اور بات بات پر غصہ کرنے لگ جاتی۔۔۔آخر تیس کی ہو چکی تھی اب بھی رشتہ نہیں ہوتا تو شاید پاگل ہو جاتی۔۔۔

مومنہ نے عامر کو رشتہ کی ہاں کر دینے کا کہا۔۔۔

عامر بھی سوچ میں پڑ گیا۔۔مگر اس کی ہاں سے پہلے ہی عظمیٰ نے عرفان کو بہلا پھسلا کر رشتہ کی ہاں کروادی تھی۔۔۔

مومنہ نے شازیہ بیگم کو بھ خوشخبری سنای تو وہ ستی پڑ گ ئی یں

لڑکا کیا کرتا ہے۔۔۔

شازیہ بیگم بولی

تندوری ہے روٹیاں پکاتا ہے۔۔

مومنہ نے پر جوش ہو کر بتایا۔۔وہ ایسی ہی تھی سب کی خوشی میں خوش ہو جانے والی۔۔۔

عرفان صاحب کو تیرے پاپا نے اتنے رشتے دکھاے مگر عرفان صاحب ہر بار کہہ دیتے کہ میں سرکاری نوکری والا لڑکا ڈھونڈوں گا جو میری جیسا ہو۔۔۔

اب کیا تندور سرکاری ہے

شازیہ بیگم کافی ناگواری سے کہہ رہی تھی۔۔

چھوڑیں نامماجہاں بھی دیں ہمیں کیا

۔خوشی کی بات ہے یہ تو۔۔اتوار کو منگنی ہے آپ بھی آنا۔۔

آج اتوار تھااور رابعہ کی منگنی تھی۔۔مومنہ دلی طور پر خوش تھی۔۔رابعہ تو ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔ مومنہ فنکشن میں سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھئی۔۔

لوگ مومنہ کو دیکھ کر جل بھن کر رہ گے تھے۔۔مومنہ جیسی خوبصورت پری آج تک نہیں دیکھی گئی تھی۔۔ کچھ تو وہ لوگ تھے جو عامر کی شاندار پرسینیلٹی اور اچھی نوکری کی خاطر وہاں رشتہ داری کرناچاہ رہے تھے۔۔ مگر مومنہ کانصیب تھاجو وہ عامر سے بیاہی تھی۔۔مومنہ کو خوش دیکھ کر کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا

کہ اسی گھر میں وہ اذیتیں جھیلتی ہے۔۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر لوگوں نے غلط اندازے لگا رکھے تھے۔۔۔

منگنی کی رسم خیر سے ہو گئی۔۔ مومنہ نے دیکھا کہ رابعہ کے سسرال والے کافی اوور ہیں۔۔ ہر ایک سے کھلے ملتے اور پورے گھر میں تانکا جھانکی کر رہے تھے۔۔ عورتیں تو کافی تیز طرار تھیں۔۔۔ رابعہ کا گزارہ ان کے ساتھ مشکل ہی تھا۔۔۔ ان لوگوں نے شریف اور معصوم سمجھ کر رابعہ کا رشتہ کیا تھا۔۔۔ وہ لوگ رابعہ کے ساتھ کیا کریں گے اس کا اندازہ سب کو ہی تھا۔۔۔ سوائے مومنہ کے جاہل سسرال والوں کے۔۔۔

سلمہ تو لڑکے کے صدقے واری جا رہی تھی۔۔ اور رابعہ اتنی خوش تھی کہ خوشی چھپائے نہیں چھپتی تھی۔۔۔ مسکرا مسکرا کر اس کے لمبے اور بدھے دانت سب کو منہ پھیرنے پر مجبور کر دیتے۔۔۔

اس سب میں کوئی خوبصورت تھی تو وہ مومنہ تھی۔۔۔ لڑکے مومنہ کو دیکھ کر اس کے ارد گرد منڈلانے لگے تھے۔۔ مومنہ سب سے بے خبر معاویہ کے

ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔۔۔ مومنہ کو نظروں کا احساس نہیں ہوا مگر

اسے کچھ غلط لگ رہا تھا۔۔۔۔

*** ـ

عامر پلیز مت جائیں میری طبیعت بہت خراب ہے میں کیسے اکیلی رہوں گی۔۔

مومنہ کب سے عامر کی منتیں کر رہی تھی جو کہ گاوں جا رہا تھا۔۔

مومنہ ابو نے کہا ہے اب ان کی بات نہیں ٹال سکتا میں۔۔

عامر نے ناگواری سے کہا

ٹھیک ہے میں ناشتہ بناتی ہے کر لیں

مومنہ خاموشی سے دکھتے جسم کے ساتھ کچن میں گئی اور ناشتہ بنایا۔۔ وہ واپس

کمرے میں آئی تو عامر جا چکا تھا۔۔ نڈھال سی وہ بستر پر ڈھے

گئی۔۔اس نے بخار میں بھی ناشتہ بنایا مگر وہ یوں ہی چلا گیا۔۔ نہیں کھانا

تھا تو منع کر دیتا کم از کم وہ اتنی محنت تو نہ کرتی۔۔۔

معاویہ کے رونے پر وہ اس کی طرف متوجہ ہوی۔۔دودھ پلا کر اسے اٹھاے وہ باہر آ گ ئی۔۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔بخار اتنا تھا کہ کھڑا نہیں ہوا جاتا تھا۔۔۔معاویہ کو جلدی سے آمنہ کے پاس چھوڑ کر وہ کچن میں آئی۔۔ بھوک بہت زور کی لگی تھی۔۔عامر کے لیے بنایا ہوا ناشتہ کیا اور کمرے میں آکر آرام کرنے لگی۔۔۔

دوپہر کو ناذ سے فارغ ہو کر وہ کچن میں گ ئی۔مگر راشن ختم تھا۔۔اتنی ضد کے باوجود عامر راشن نہیں لایا تھا۔۔اس کے پاس پیسے ہی نہیں تھے۔۔۔

نڈھال سی وہ بھوکی ہی کمرے میں آئی اور عامر کو فون کیا۔۔

کیا ہے اب؟عامر کی ناگوار آواذ پر اس کی آنکھیں بھر آئی یں۔

کب آئی یں گے آپ

ضبط کر کے پوچھا

آجاو گا تمہیں کیا مسلہ ہے

جواب ناگواری سے دیا گیا

بھوک لگ رہی ہے بہت بیمار ہوں میں آپ گھر آجائی یں کچھ کھانے کے لیے بھی لے آئئ ں۔

مومنہ کی آواز بھرای ہوی تھی۔۔

شام کو آؤں گا میں۔۔

عامر بہت زیادہ تنگ لگتا تھا

ایسے کیوں کر رہے ہیں آپ

آنسو واب گال پر بہہ گے تھے۔۔۔

کیا کر رہا ہوں میں۔۔اب ادھر آگیا ہوں تو تنگ مت کرو۔۔۔

کھٹاک سے فون بند کر دیا گیا

مومنہ موبایل کو دیکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔آنسو پونچھ کر صحن میں کرسی لگای اور کافی دیر سوچوں میں گم رہی۔۔۔

دوبارہ سے عامر کو فون ملایا تو وہ مسلسل کاٹے گیا۔۔

بالآخر کال اٹھای گی

کیا مصیبت ہے۔۔۔ کیوں تنگ کر رہی ہو

کھانا کھایا۔۔ مومنہ نے الٹا سوال کیا۔

کھالیا ہے۔۔ تمہیں کیا چاہیے۔۔

عامر نجانے کیوں اتنا تنگ تھا۔۔

عامر اپ مجھ سے تنگ کیوں ہیں۔۔

مومنہ بے بسی سے روی تھی

ہاں تنگ ہوں میں۔۔ منحوس ہو تم۔۔ مجھے پتا ہوت کہ تمہاری منحوسیت سے میرے پاس کھانے کو بھی کچھ نہیں بچے گا تو تم سے شادی ہی نہ کرتا۔۔۔

عامر کہتا کال کاٹ گیا۔۔ مومنہ ساکت سی بیٹھی تھی۔۔ عامر کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔

منحوس منحوس منحوس منحوس۔۔ میں شادی ہی نہ کرتا۔۔۔ منحوس منحوس۔۔۔

نہیںںںں نہیں۔۔اللہ میں مروں گی آج نہیں بچوں گی۔۔۔

مومنہ موبایل پھینک کرزورزور سے چلانے لگیں۔۔اس کی چیخوں سے درختوں پر بیٹھے پرندے اڑ گے۔۔۔

اس کا دماغ سن ہو چکا تھا۔۔ چیختی چلاتی وہ بھاگی اور صحن کی گرل سے نیچے کود گ ئی۔۔

یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ مومنہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔

اس کا جسم گسیٹتا ہوا سڑک پر جا لگا تھا۔۔ مگر وہ مری نہیں تھی وہ زندہ تھی۔۔۔وہاں موجود مرد اور عورتیں اکھٹی ہونے لگیں۔۔۔مومنہ کا جسم حرکت کرنے سے قاصر تھا مگر دماغ کام کر رہا تھا۔۔اس کے پھٹے کپڑوں سے نکلتا سفید اور دودھیا جسم وہاں موجود مرد للچای نظروں سے دیکھنے لگے۔۔

مومنہ ان کی نظروں سے خوفزدہ ہو کر رہ گ ئی۔۔وہ بھیڑیے تھے جو اپنا شکار دیکھ کر رال ٹپکا رہے تھے۔۔

اسے ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔اریبہ نے عرفان کو فون کیا۔۔مومنہ کے گرنے کی خبر جب بنہیں ملی تو بے زار ہوے۔۔

اس لڑکی نے جان عذاب کر دی ہے۔۔۔

عرفان نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔

اریبہ نے عامر کو کال کی تو وہ پریشانی سے فوراَ ہسپتبل پہنچا۔۔۔ مومنہ کی والدین بھی ہسپتبل پہنچ چکے تھے۔۔

اسے روم میی لے جایا گیا۔۔۔ محلے کا ایک آدمی روم میں ایک طرف کھڑا ہو گیا

اس کے کپڑے چینج کرو۔۔ باقی سب باہر جائی یں۔۔

ڈاکٹر نے نرس کو تبیہ کی اور باقی سب کمرے سے نکلنے کا کہا۔۔

مومنہ کی نظر اس شخص پر پڑی جو کونے میں کھڑا تھا۔۔ اس کی گندی نظروں سے مومنہ کے جسم میی جھر جھری سی آئی تھی۔۔۔ وہ عرفان کا رشتہ دار تھا۔۔

نرس نے مومنہ نے کپڑے بدلنے کے لیے جوں ہی ہاتھ بڑھایا تو مومنہ نے اسے روک دیا

وہ وہ ان انکل۔۔۔ مومنہ نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

نرس نے پلٹ کر دیکھا تو وہ مرد منہ کھولے انتظار میں کھڑب تھا

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں بولا نا باہر جاو۔۔ایک دفع کی بات سمجھ نہیں آتی۔۔

نرس نے غصے سے کہا تو وہ روم سے نکل گیا۔۔۔

***

مومنہ گھر آگ ئی تھی خطرے کی بات نہیں تھی۔۔ بس کچھ زخم تھے جو دوای لگانے سے بہتر ہو جانے تھی۔۔

گاوں سے سب لوگ ربات گے لوٹے تھے۔۔کسی نے مومنہ سے حال پوچھنا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔

شازیہ بیگم کو پتا چل گیا تھا کہ معاملہ کیا۔۔خالی کچن دیکھ کر انہیں مزید اندازہ ہوا تھا کہ مومنہ کن حالت سے گزری ہے۔۔۔عامر کو کچھ پیسے دے کر اسے تنبیہ کی تھی کہ مومنہ کے ساتھ آئی یندہ کچھ کیا یا اسے بے عزت کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

عامر خود بھی شرمندہ تھا اپنے کیے پر اس لیے مومنہ سے معذرت کر لی تھی۔۔

مومنہ نے اس سے کوی گلا نہیں کیآ۔۔بلکہ دراذ سے پچاش ہزر بر روپے نکال کر اس کے سامنے کیے۔۔

یہ پیسے رکھ لیں میں نے لہنگا لینے کے لیے جمع کیے تھے۔۔آپ قرضہ اتار لیں اپنا۔۔

خدرا مجھے زندہ رہنے دیں میرا بچہ رل جاے گ۔مومنہ نے ہاتھ جوڑے عامر سے رحم کی

بھیک مانگی تھی۔۔ایک بار پھر اس کی آنکھوں سے آنسو وبہہ نکلے تھے۔۔

مومنہ میں آئی یندہ کچھ نہیں کہوں گا اور یہ پیسے مجھے نہیں چاہئی ی۔۔

پیسے مومنہ کو واپس دیتے اس کو سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

مومنہ وہ پیسے۔۔میں قرضہ اتار کے دے دوں گا جلد ہی۔۔

عامر نے آفس جانے سے پہلے مومنہ سے اس دن والے پیسوں کا ذکر کیا۔۔۔

مومنہ پھیکا سا مسکرای اور پیسے نکال کر اسے دے یے۔۔جانتی تھی کہ وہ پیسے اب لوٹاے گا

نہیں۔۔۔باپ پر گیا ہے لالچی اور خود غرض۔۔۔۔مگر اسے اپنے بچے کے لیے سب کچھ

سہنا تھا۔۔سو وہ خاموش رہی۔۔۔

مومنہ اپنے میکے آئی تھی۔۔ سوچوں میں گھری وہ صحن میں بیٹھی کسی غیر مرعی نقطے میں کھوی ہوئی تھی۔۔

مومنہ تم ٹھیک ہو؟

شازیہ بیگم کی آواز پر وہ چونکی

جی میں ٹھیک ہوں۔۔

مومنہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی

معاویہ سو گیا؟

شازیہ بیگم اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوے بولیں

جی سو گیا ہے۔۔

ہمم مومنہ مجھے بتاو سب کچھ کیا ہو رہا ہے وہاں۔۔

شازیہ بیگم بولی

کہاں کیا ہو رہا ہے؟

مومنہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تمہارے سسرال میں

شازیہ بیگم اس کے تاثرات کا جائی زہ لیتے بولی

کچھ نہیں مما کیا ہونا ہے۔۔

مومنہ نے بات ختم کی

مجھے بتو ہر ایک بات بتاو جو آج سے پہلے ہوی ہے۔۔ ورنہ میں تمہرے پاپا کو بتادوں گی۔۔۔

شازیہ بیگم نے اسے دھمکایا

مما پلیز۔۔۔ مومنہ نے التجا کی

پھر بتاو مجھے مومنہ خدا کے لیے میں بہت پریشان ہوں۔۔

شازیہ بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا

مما یہی نصیب ہے میرا آپ کیا کر لیں گی جان کر۔۔

مومنہ نے سامنے لگے پودوں کو دیکھتے کہا

تم نے چھلانگ لگای تھی یا پر گری تھی سچ بتاو

شازیہ بیگم نے اپنے ذہن میں چلنے والا سوال کیا

چھلانگ لگای تھی

وہ بدستور پودوں کو دیکھتے سپاٹ لہجے میں بولی

کیوں؟؟یک لفظی سوال

تنگ آگ ئی تھی میں زندگی سے سمجھ نہیں آیا کیا کروں۔۔پھر احساس ہوا کہ میرا بچہ بھی اس کی خاطر جینا پڑے گا مجھے۔۔

لہجہ سپاٹ تھا۔۔

وہ لوگ چاہتے کیا ہیں آخر۔۔۔؟

شازیہ بیگم نے بے بسی سے کہا

مومنہ نے رخ موڑ کر اپنی پریشان حال ماں کو دیکھا

مما۔۔اس نے کہنا شروع کیا۔۔شازیہ بیگم اس کی طرف متوجہ ہوئی یں۔۔

ان لوگوں کو پتا ہے کیا مسلہ ہے۔۔؟؟وہ چاہتے ہیں میں ان کی غلام بن کر رہوں۔۔مگر میں ایسی نہیں ہوں جتنا زیادہ سہی مگر اتنا ظلم بھی نہیں سہا جاتا۔۔میری ساس مجھے گھر سے نکالنا چاہتی ہے۔۔وہ نہیں چاہتی کہ میں اس گھر پر قبضہ کرلوں۔۔وہ گاوں کی جاہل عورت اس سارے گھر پر خود قبضہ جمانا چاہتی ہے۔۔۔

-***

عرفان صاحب کی پہلی بیوی ان کی کزن تھی۔۔گلے کے کینسر کی وجہ کے ان کی موت ہو گ ئی۔۔ بچوں کی خاطر انہوں نے دوسری شادی کر لی۔۔۔

وہ ایک ہی بیٹے تھے۔۔ان کا بھائی نہیں تھا البتہ چار بہنیں تھی۔۔ان کا بچپن ان کی جوانی عورتوں میں ہی گزری۔۔۔ماں بہنیں بیویاں۔۔۔ان کے بیٹے بھی ہوشیار نہیں تھے۔۔۔عامر نرم طبیعت کا مالک تھا۔۔۔وہ زیادہ غصہ نہیں کرتا تھا۔۔۔مومنہ اور عامر کے درمیان لڑآئی اور کشیدگی کا اصل زمہ دار عرفان صاحب تھے۔۔۔سلمہ کے کہنے پر وہ عامر کے کان بھرتے اور عامر آنکھیں بند کر کے اپنے باپ پر بھروسہ کرلیتا۔۔۔

دوسری وجہ عظمی ممانی تھی جس کو یہ غصہ تھا کہ عامر کی شادی اس کی بہن سے کیوں نہ ہوی۔۔۔ عظمی اپنی بہن کی شادی عامر سے کروانا چاہتی تھی۔۔عامر خوبصورت تھا۔۔بس کی نوکری سرکاری تھی۔۔اور باپ بھی اچھا کماتا تھا۔۔۔ عرفان صاحب کے پاس جو دولت تھی وہ سلمہ کے رشتہ داروں پر لٹاتے رہے کبھی عظمی کی فرمائشوں پر خرچ کرتے۔۔یہاں تک کہ انہوں نے سلمہ کے میکے والوں کو گھر بھی خرید کر دیے۔۔چونکہ وہ سرکاری ملازم تھے اس لیے عامر کی نوکری بھی اچھی جگہ لگ گئی تھی۔۔۔عامر میٹرک فیل سہی مگر عرفان نے کوشش کر کے اس کی نوکری پکی کر دی تھی۔۔۔دیکھنے میں وہ لوگ کھاتے پیتے اور امیر لگتے تھے مگر وہ سب صرف عرفان صاحب کی حد تک تھا۔۔۔ علیحدہ ہونے کے بعد عامر پر قرضوں کا بوجھ اس لیے بڑھ گیا کیوں کہ عرفان صاحب عامر سے ایڈوانس تنخواہ منگوا چکے تھے۔۔سرکاری ملازموں کو ایچ پی اے۔۔۔ ملتا ہے جو کہ ایک قرض ہوتا ہے۔۔ تنخواہ میں سے پیسے کاٹ کر اس قرض کی ادائیگی ہوتی رہتی ہے۔۔۔

عرفان صاحب نے عامر سے چار لاکھ ایچ پی اے نکلوایا تھا۔۔۔رشتہ داروں پر لٹالٹا کر جب ان کے ہاتھ خالی ہو گے تو انہوں نے گھر کی تین گاڑیاں بیچ ڈالی۔۔یوں کچھ عرصہ عیش کرنے کے بعد وہ پھر سے خالی ہو گ ئے۔۔گھر میں موجود زیور بیچ کر کچھ عرصہ نکالا۔۔یوں قرضے بھی لیے گے جن میں عامر نے عرفان صاحب کی خاصی مدد کی تھی۔۔عامر کے پاس جو پیسے آتے وہ بھی عرفان صاحب کے ہاتھ پر رکھتا۔۔رات جو پیسے مومنہ نے اسے دیے تھے وہ بھی عران صاحب کے ہاتھ پر رکھ دی ئے۔۔۔ عامر بے وقوفوں کی طرح اپنے باپ پر سب کچھ لٹا رہا تھا۔۔مومنہ جتنا معصوم دکھتی تھی اتنی تھی نہیں۔۔اسے سب خبر تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔۔عرفان اور عظمی کے تعلقات کی خبر بھی اسے تھی۔۔۔وہ خاموش تھی اس کی خاموشی کی بڑی وجہ صرف یہ تھی۔۔۔وہ ڈرتی تھی لوگوں کی باتوں سے اسے خوف تھا کہ لوگ باتیں کریں گے میرے باپ پر طعنے کسیں گے۔۔۔شہزاد صاحب اپنے علاقے کے ڈون تھے وجہ ان کا غصہ تھا۔۔مگر وہ تھے تو ایک باپ ہی۔۔۔بیٹی کے نام سے سنا ایک طعنہ باپ کی کمر توڑ دیتا ہے۔۔اگر بیٹی طلاق کا دھبہ لگا کر لوٹ آئے تو وہ باپ جتنا اثر رسں وخ والا ہو۔۔

اس کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔۔اور کیا گارنٹی ہے کہ دوبارہ مومنہ کو اچھا

سسرال ملے۔۔۔؟؟ کہنا آسان ہے مگر کرنا مشکل۔۔

خود کو ایک مرتبہ مومنہ کی جگہ رکھیں ایک طرف باپ کی عزت ہے دوسری طرف بچے کا مستقبل تیسری طرف شوہر جس سے اپ بے پناہ محبت کرتے ہیں اور چوتھی جگہ لوگوں کی کان پھاڑ دینے والی باتیں ہیں جو مرتے دم تک جان نہیں چھوڑتی۔۔

**_

سر جھکاے وہ اپنی بات کر کے خاموش ہو گ ئی۔۔۔ رخ موڑ کر شازیہ بیگم کو دیکھا تو ان کی انکھیں بھیگی ہوی تھیں۔۔

مومنہ تو کب اتنی سمجھدار ہو گ ئی۔۔۔

شازیہ بیگم نے اس کے ماتھے پر لب رکھے

مما میں اپنے پاپا کی عزت تباہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔لوگوں کو تو میری غلطی ہی لگے گی۔۔ نقص تو عورت میں ہی نکلتا ہے نا۔۔۔اگر میں ساری عمر ایک بچے سمیت یہاں آکر رہ لوں تو کیا اپ مجھے برداشت کریں گی؟میری بھای ئی وں کی شادیا ہوں گی تو کیا

میری بھابھیاں مجھ برداسشت کریں گی۔۔دوسری شادی تو نصیب سے ہو گی مگر تب تک مجھے کون برداشت کرے گا۔۔میرا باپ زندہ رہے گا تب تک کھاتی رہوں گی جب وہ نہ رہے تو کون میرے سر پر ہاتھ رکھے گا۔۔

اس سے اچھی میں سسرال میں نہیں ہوں؟؟وہاں میرے پاس شوہر ہے۔۔ایک وقت غصہ کرتے ہیں تو دوسرے وقت معذرت کر لیتے ہیں۔۔۔وہ اپنے باپ کی خاطر سب کچھ لٹا رہے ہیں مگر کب تک؟؟آخر ایک نا ایک دن انہیں بھی احساس ہو گا نا جو باپ ان سے پیسے کے سوا کوئی بات نہیں کرتا۔۔۔وہ باپ ان کے ساتھ مخلص ہے؟بے شک باپ ہے وہ مگر ماں تو سوتیلی ہے۔۔ابو میرے ساس کے کہنے پر یہ سب کر رہے ہیں مگر کب تک۔۔۔آخر میرا اللہ کبھی تو ان کی رسی کھینچے گا۔۔۔

مومنہ کی آنکھوں سے انسو بہتے جا رہے تھے اور وہ بولتی جا رہی تھی۔۔۔شازیہ بیگم سر جھکائے خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔مومنہ سچ کہہ رہی تھی۔۔طلاق یافتہ بیٹی ماں باپ پر بھی بوجھ بن جاتی ہے۔۔۔

میں اپنے شوہر کو سنواروں گی۔۔ ہر بات برداشت کروں گی مگر میں ان سے محبت کرتی ہوں۔۔ حلال محبت میں اتنی طاقت تو ہوتی ہے کہ مقابل کو بدلنے پر مجبور کر دیتی ہے۔۔ شادی کو ابھی ڈیڑھ سال ہی تو ہوا ہے۔۔۔ کونسا دس سال ہو گے ہیں جو میں دکھوں کا ڈھنڈورا پیٹتی پھروں۔۔ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ انشا٦اللہ سب ٹھیک ہو گا مجھ اللہ پر بھروسہ ہے پورا۔۔۔

مومنہ کہہ کر رکی نہیں۔۔ شازیہ بیگم کو آج ان کی اولاد نے لاجواب کر دیا تھا۔۔۔ مومنہ درست تھی وہ سچ کہہ رہی تھی۔۔ اس کا ہر لفظ حقیقت تھا۔۔۔ شازیہ بیگم آنسو و پونچھتی اٹھ کھڑی ہوی۔۔ آج انہیں وہ سب کچھ معلوم ہو گیا تھا جو شاید مومنہ نے کبھی کسی سے نہیں کہا تھا۔۔۔

****۔

مومنہ آؤ میں نے چائے بنائی ہے کچن میں ہی آجاؤ۔۔

شازیہ بیگم کی آواز پر وہ معاویہ کو اٹھا کر کچن میں چلی گ ئی۔۔

اومیرا شونا میرا بچہ اٹھ گیا صدقے آجا میرے پاس۔۔

معاویہ کو دیکھ کر شازیہ بیگم نے اسے گود میں لے لیا۔۔ معاویہ بھی اپنی نانی سے کافی مانوس تھا۔۔ان کی گود میں کلکاریاں مارنے لگا۔۔

مومنہ پس ہی گدی پر بیٹھ گ ئی۔۔ مومنہ اس کا بہت خیال رکھنا اللہ نے تمہیں بچہ دے دیا ہے ک ئی لوگ تو ترستے ہیں اولاد کو۔۔شازیہ بیگم نے اس ننھے شہزادے کو سینے سے لگاے کہا

جی میں خیال رکھتی ہوں اس کا۔۔۔میرا دھیان بٹ گیا ہے اس کے آنے سے۔۔۔۔میں اب زیادہ سوچنے ک بجاے اسی کے ساتھ مصروف رہتی ہوں۔۔

مومنہ نے مسکرا کر پیار سے معاویہ کو دیکھ کر کہا۔۔

ایک بات کہوں؟؟ شازیہ بیگم نے اجازت مانگی تھی۔۔

بولیں نا۔۔۔مومنہ نے چاے کی چسکی لیتے کہا

تمہارے پاپا کو حالات کا بتادوں۔۔ تم جانتی ہو کہ وہ کفی سخت ہیں لوگ ان سے ڈرتے ہیں ایک باران کی پھینٹی لگ جائے تو وہ شاید تمہیں تنگ کرنا چھوڑ دیں۔۔

شازیہ بیگم کے مشورے پر مومنہ نے گہری سانس لی۔۔

مما میں اپنے باپ کو پریشان نہیں دیکھ سکتی۔۔اور جو لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے وہ میرے پاپا سے کیا ڈریں گے۔۔۔بے حس لوگ کبھی کسی کے ہمدرد نہں ہوتے۔۔۔۔اور اگر پاپا نے انہیں کچھ کہہ دیا تو وہ لوگ ضد میں آکر مجھے زیادہ تنگ کریں گے۔۔۔

مومنہ چائے کے کپ سے اڑتی بھاپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

مگر پھر بھی مومنہ ہم انہیں بولیں گے کہ علیحدہ مکان بنا کر دو۔۔۔

شازیہ بیگم بھی اپنی بات پر اڑی تھیں۔۔

ہننںہ علیحدہ مکان۔۔۔؟ان سے کچن بنانے کا بھی کہا تھا انہوں نے بنا دیا؟؟کتنا عرصہ ہو گیا ہے مجھے اس سٹور میں۔۔۔

مومنہ استہزایہ ہنسی

مومنہ میں بہت پریشان ہوتی ہوں۔۔کبھی دل کرتا ہے تمہیں وہاں سے نکال لاوں۔۔

شازیہ بیگم بے بسی سے بولیں

مماشاید یہ میرے لیے ازمائی ش ہو۔۔۔اللہ نے مجھے اتنے پیار کرنے والے رشتے دیے۔۔ہر چیز دی۔۔ اب کچھ لوگوں کی نفرتیں ملی ہیں تو مجھے اللہ سے گلہ نہیں کرن چاہیے۔۔۔میں خوش ہوں جو بھی ہے۔میرے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔۔ کئی لوگ تو اس سب کے لیے بھی ترستے ہیں۔۔۔

مومنہ نے درواذے سے پار دیکھتے کہا

اور عامر۔۔۔وہ بھی ایسا ہی ہے۔۔

شازیہ بیگم اب بھی متجسس تھیں۔۔

مماعامر برے نہیں ہیں۔۔ کبھی کبھار وہ غصہ کر جاتے ہیں تو اس میں کیا ہے۔۔۔میرا خیال بھی تو رکھتے ہیں۔۔اور عرفان انکل انہیں بڑکاتے رہتے ہیں اس لیے وہ غصہ کر جاتے ہیں۔۔ مرد ہیں وہ بھی انسان ہیں۔۔ باپ اور بیوی کے درمیان پھنسے ہوے ہیں۔۔ باپ کو کچھ کہہ نہیں سکتے مجھے بھی نہیں چھوڑ سکتے۔وہ کیا کریں پھر۔۔۔۔

مومنہ سپٹ چہرہ لیے معاویہ کو دیکھ رہی تھی جو پورے کچن میں کرالنگ کرتا پھر رہا تھا۔۔

ہم پھر آگے کیا سوچا ہے۔؟

شازیہ بیگم نے ہار مانی تھی۔۔اگنور کروں گی سب کو۔۔اور انشا ٦ اللہ اب شرعی پردہ کروں گی۔۔اپنے رب کو راضی کروں گی کسی کی پرواہ نہیں کرتی بس اپنے شوہر کی خدمت کروں گی۔۔۔

مومنہ ایک عزم سے بولی تھی۔۔۔

شرعی پردہ۔۔؟شازیہ بیگم حیران ہوی تھیں۔۔ہم اس دن لوگوں کی نظریں یاد کر کے خوف آتا ہے۔۔

مومنہ فقط سوچ پای تھی وہ یہ بات انہیں بتا کر مزید پریشان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

_**

یہ کہانی حقیقت پر مبنی ہے۔۔یہ ہر گھر کی کہانی ہے۔۔شادی شدہ خواتین اس کہانی کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتی ہیں۔عورت کو اپنا گھر بسانے کے لیے اس سب مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔۔یہ ذہن کی تخلیق نہیں ہے جس میں ہیرو ہمیشہ کی ئی رنگ اور لوونگ ہو گا

اور ہی ئی روین ہمیشہ معصوم ہو گی۔۔۔ اور ظلم ہمیشہ ولن ہی کرے گا۔۔ یہ حقیقت ہے اور حقیقت میں غلطی ہیروین اور ہیرو کی بھی ہو سکتی ہے۔۔

اگر عورت یوں ہی طلاق لیتی رہے یا سٹینڈ لیتی رہے تو ہر گھر میں طلاق یافتہ عورتیں بیٹھی ہوں۔۔ گھر بسانا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔ خاموش رہنا پڑتا ہے برداشت کرنا پڑتا ہے۔۔۔ سسرال اس قبر کا نام ہے جہاں حساب ہونا لازم ہے۔۔۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کو سمجھنے میں وقت لگتا ہے۔۔ ایک عورت کو شوہر کے رنگ میں رنگتے ہوئے سالوں لگ جاتے ہیں اور مرد کو عورت کی نفسیات سمجھنے میں وقت لگتا ہے۔۔

_***

یار سچ میں یاد نہیں رہا کل پکا لے آؤں گا تمہاری آئی س کریم۔۔

عامر مومنہ کا ہاتھ تھامے اسے منا رہا تھا۔۔ کل ہی اسے تنخواہ ملی تھی اور مومنہ نے اس سے آئی س کریم کی فرمائی ش کی تھی۔۔

مومنہ منہ بنائے بیٹھی رہی۔۔ عامر تاسف سے سر ہلاتا کپڑے چینج کرنے لگا۔۔

پھر معاویہ کے ساتھ کھیلنے لگا۔۔ مومنہ نے ٹیڑھی نظر سے اسے دیکھا۔۔

مومنہ کچھ کھانے کو ہے؟ عامر نے معاویہ کو گود میں لیتے پوچھا۔۔مومنہ رخ پھیرے بیٹھی رہی

اب بھی خفا ہی ہو۔مان جاو نا کل لے آؤں گا۔۔۔

عامر نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

آپ نے منایا کب ہے مجھے۔۔مومنہ نے چہرہ اس کی طرف موڑا

ابھی تو کہا نا کل لے آؤں گا۔۔

عامر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا

مومنہ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر بے بسی عیاں تھی۔۔

آپ کو منانا کیوں نہیں آتا آپ کو نہیں پتا کہ ایک لڑکی کو کیسے ٹریٹ کرتے ہیں؟

مومنہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

میری زندگی میں پہلی عورت تم ہی ہو اب تم ہی بتاو کہ کیسے ٹریٹ کرتے ہیں

عامر نے مسکرا کر کہا

مجھے پتا ہے آپ جھوٹ بولتے ہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کوی مرد کسی عورت سے تعلق نہ بنائے۔۔۔ شادی سے پہلے تو سب کی گرل فرینڈ ہوتی ہے۔۔۔

مومنہ نے کندھے اچکائے

کیا تم بھی کسی کی گرل فرینڈ تھی۔۔۔؟؟ عامر کے غیر متوقع جواب پر مومنہ بھوچکی رہ گئی۔۔

کیا کہہ رہے ہیں اپ؟؟ میں ایسی لگتی ہوں آپ کو۔۔

حیرت سے منہ کھولے اس نے سوال کیا

کیا میں تمیں ایسا لگتا ہوں جو کسی عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالے۔ میری اپنی بہنیں بھی ہیں۔۔

عامر نے مسکرا کر اس کے سوال پر سوال کیا

بے ساختہ مومنہ کے دماغ میں وہ آیت گونجی تھی۔۔۔

"پاک عورتوں کے لیے پاک مرد اور بری عورتوں کے لیے برے مرد۔۔"

مومنہ نے مسکرا کر عامر کو دیکھا۔۔۔وہ اب معاویہ کو لیے کمرے کے نکل گیا تھا۔۔

واقعی عامر نے کب کسی عورت سے تعلق بنایا تھا کہ ان کو پتا ہوتا کہ عورت کی نفسیات کیا ہیں۔۔

میرا شوہر پاک ہے وہ صرف میرا ہے اور میں ان کو خود سے جدا نہیں کروں گی۔۔

مومنہ نے مسکرا کر سوچا۔۔۔

عامر فجر کی نماز پڑھ کر لیٹا ہی تھا کہ مومنہ کی سرگوشی پر اٹھ بیٹھا

Happy birthday jaan. ۔

مومنہ ہاتھ میں ایک کشن لیے کھڑی تھی۔۔

تھینکس۔۔عامر نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا

یہ آپ کا گفٹ۔۔کشن آگے کر کے اس نے عامر کو دیا۔۔

عامر نے کشن لے کر اسے دیکھا۔۔ کشن پر ایک طرف عامر کی تصویر تھی دوسری طرف جنم دن مبارک۔۔ لکھا ہوا تھا۔۔

اس کے سائیڈ پر زپ لگی تھی اسے کھولا تو اندر تصویریوں کی پوری البم بنی ہوئی تھی۔۔ ہر صفحے پر عامر کی تصویر لگی ہوئی تھی۔۔

تھینک یو مومنہ۔۔ یہ بہت اچھا ہے۔۔۔ عامر نے خوش ہوتے ہوے مومنہ کے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

مومنہ اس کی تعریف پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔ اس نے یہ تحفہ بہت مان سے خریدا تھا۔۔

یہ یہ تم نے آرڈر کیا ہے نا۔۔۔ عامر نے کشن کو دیکھتے ہوے پوچھا

جی آرڈر پر بنوایا ہے۔۔۔ مومنہ نے اس کے کندھے پر تھوڑی رکھ کر کہا

مگر تمہارے پاس اتنے پیسے کیسے آئے۔۔۔ عامر نے اچانک سوال کیا۔۔۔ عامر مومنہ کو پیسے نہیں دیتا تھا۔۔ مومنہ کے پاس ایک روپیہ بھی نہیں ہوتا تھا اور آجکل ویسے بھی مومنہ سے اس کی جمع پونجی عامر نے لے لی تھی تو یہ پیسے۔۔۔

آپ وہ سب چھوڑیں جیسے بھی آئے۔۔۔ مومنہ نے بات آئی گ ئی کر دی۔۔۔

ویسے ہے بہت پیارا۔۔عامر نے ستائی شی نظروں سے کشن کو دیکھا۔۔۔

مومنہ عامر کو خوش دیکھ کر جھوم اٹھی تھی۔۔۔۔اس نے کچھ پیسے ادھار لے کر اور کچھ اپنے جمع کیے ہوے پیسوں سے یہ گفٹ آرڈر کیا تھا۔۔ تین مہینے سے وہ عامر کے جنم دن کے لیے بے تاب تھ ئی۔۔۔ اس نے کیک وغیرہ نہیں منگوایا اور نہ ہی کوی سیلیبریشن کی کیوں کہ وہ جانتی تھی اسلام میں جنم دن منانا جائی ز نہیں یہ ہندووں کی رسم ہے۔۔۔

اب اسے اپنے جنم دن کا انتظار تھا۔۔ایک ہفتے بعد وہ انیس سال کی ہونے والی تھی اور وہ بہت ایکسائی ٹڈ تھی کہ عامر اسے کیا گفٹ دے گا۔۔۔۔

وہ تقریباً روزانہ عامر کو اپنا گفٹ یاد دلاتی تھی اور عامر مسکرا کر سر ہلا دیتا۔۔۔

**۔عامر۔۔۔۔آپ کچھ بھول رہے ہیں کیا۔۔۔ مومنہ نے پریشانی سے اسے پکارا

نہیں تو کیوں کیا ہوا۔۔۔عامر چھٹی کی وجہ سے گھر پر ہی تھا۔۔اس وقت موبائی ل پر مصروف سے انداز میں اسے جواب دیا

آج میرا برتھ ڈے ہے دوپہر ہوگ ئی ہے آپ کو یاد نہیں ہے؟؟

مومنہ نے گلہ کیا۔۔عامر نے چونک کر سر اٹھایا

Happy birth day jan ...

مجھے یاد نہیں رہا سوری۔۔۔عامر نے معزرت کرتے کہا

اچھا میرا گفٹ۔۔۔مومنہ نے ہاتھ آگے کر کے کہا

کیا چاہیے تمہیں میں لے دوں گا۔۔۔۔عامر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا

مجھے چاہ‌ئی یے نہیں آپ نے خود کوی تحفہ دینا تھا۔اپنی مرضی سے۔۔

مومنہ کا چہرہ بجھ گیا تھا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی گفٹ وغیرہ کی تمہیں میں اگلے ہفتے بازار لے جاؤں گا لے لینا۔۔۔

ٹھیک ۔۔

عامر نے مسکرا کر اس بچوں کی طرح ٹالا اور وہ خاموش ہوگ ئی۔۔۔

اگلے ہفتے وہ مومنہ کے اصرار پر بازار لے گیا۔۔۔

میرے پاس زیادہ پیسے نہیں ہیں تم کچھ چھوٹا موٹا سامان لے لو۔۔ یہ دو ہزار ہیں رکھ لو۔۔

اس میں سے سبزی دودھ اور پیمپر لے آنا کچھ پیسے آٹا خریدنے کے لیے رکھ لینا باقی سے

شاپنگ کر لینا۔۔۔

عامر نے دو ہزار روپے اس کے ہاتھ پر رکھتے ہوے کہا۔۔۔

مومنہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا جواب بائی یک میں پیٹرول چیک کر رہا تھا۔۔

پیٹرول بھی کم ہی ہے۔۔۔ عامر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

مجھے کچھ نہیں چاہئیے آپ چلیں گھر ۔۔ مومنہ نے پیسے اس کی جانب

بڑھائے۔۔۔

اب نخرے مت کرو بعد میں گلہ کرو گی کہ کچھ لے کر نہیں دیا۔۔۔

عامر نے ناک سے مکھی اڑائی تھی۔۔ ن نہیں میں گلہ نہیں کرتی چلیں۔۔۔

مومنہ نے بمشکل مسکرا کر پیسے اس کی طرف بڑھائے۔۔

عامر نے کندھے اچکا کر پیسے لے لیے۔۔۔

مومنہ معاویہ کو سنبھالتی اس کے پیچھے بائی یک پر بیٹھ گ ئی۔۔راستے میں پیٹرول ڈلوا کر جب وہ لوگ آگے کو چلے تو مومنہ نے اسے پکارا۔۔۔

عامر بائی یک تو ابو نے بھای کو دیا ہوا ہے تو اپ کیوں اس میں پیٹرول ڈلواتے ہیں خراب ہو جاے تو ٹھیک بھی اپ ہی کرواتے ہیں۔۔

مومنہ یار میں نے اگر ٹھیک کروادیا یا پیٹرول ڈلوادیا تو کونسی بڑی بات ہے۔۔۔میں اگر ابو کو بولوں تو وہ ابھی ہی مجھے نیا بائی ک لے دیں۔۔

عامر فخریہ کہا تو مومنہ خاموش ہو گ ئی۔۔ ڈیڑھ سال ہو گیا تھا شادی کو اور عامر ہمیشہ یوں ہی کہتا کہ ابو کو بولوں تو فوراً فلان چیز لے دیں مگر ضرورت پڑنے پر ابو سے دس روپے بھی مانگ لو تو وہ آئیں بائیں شائیں کرن لگ جاتے۔۔۔مومنہ نے افسوس سے سر جھٹکا وہ اسے کیسے سمجھاتی کہ یہ لوگ اسے استعمال کر رہے ہیں باپ اپنی دوسری بیوی کے کہنے پر اپنے بچوں کو خود سے دور کر رہا ہے آج عامر ہے۔۔اسے سلمہ سائیڈ پر ہٹا کر ذیشان کے پیچھے پڑھ جاے گی پھر دوسرے بچوں کے پیچھے۔۔لڑکیوں کی شادی تو وہ دور دراز کی

جگہوں پر کروانا چاہتی ہیں تا کہ مہینوں ان کی شکلیں بھی نہ دیکھنی پڑھیں۔۔اور بیٹوں کو برا بنا کر انہیں باپ سے دور کر دے گی پھر اپنی سگی اولاد کے ساتھ علیحدہ فیملی بنائے گی اور عیش کرے گی۔۔۔

مگر ہوتا وہی ہے جو میرا اللہ چاہتا ہے۔۔۔ایک نہ ایک دن اللہ ظالم کو پکڑتا ہے اور مظلوم کو سرخرو کرتا ہے۔۔۔۔

اللہ کی دی ہوئی ڈھیل کو ہم اپنی چالاکی نہ سمجھیں

اللہ جب رسی کھینچتا ہے تو انسان منہ کے بل گرتا ہے۔۔

❤❤❤۔

رمضان کا مہینہ بھی شروع ہو چکا تھا۔۔معاویہ بھی ایک سال کا ہو گیا تھا۔۔پورے رمضان میں عامر کا رویہ کافی عجیب تھا۔اچانک موڈ بدل جاتا اور فضول غصہ کرتا حتی کہ مومنہ کو مارنا بھی شروع کر دیا تھا۔۔عامر کی مار کی وجہ سے اس کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی روزہ رکھنا کافی مشکل تھا لیکن وہ پھر بھی روزہ رکھ رہی تھی۔۔اس کی سمجھ سے باہر تھا عامر کو کیا ہوا ہے۔۔شاید روزہ رکھنے سے تھک جا رہے ہیں چڑ چڑے ہو گے ہوں

گ ئے۔۔وہ خود کو تسلی دے کر سر جھٹک دیتی مگر اس کی برداشت اس دن ختم ہوئی۔۔جب عامر نے کسی بات پر اسے ماں کی گالی سے نوازا۔۔۔

عامر ہوش میں رہ کر بات کریں میری ماں کو گالی مت دیں۔۔۔

مومنہ نے سرخ آنکھوں سے اسے وارننگ دی تھی۔۔

کیا کروگی تم ہاں۔۔عامر نے غصے سے کہا

میں سب کو بتادوں گی آپ کیسے ہو۔۔۔

مومنہ بھی غصے سے بھر گ ئی۔۔ تو بتائے گی سب ہیں۔۔۔عامر نے غصے سے اس کے باگ پکڑ کر اسے گھسیٹا۔۔ایک سالہ معاویہ خوفزدہ ساسب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔عامر نے میز سے چھری اٹھائی اور مومنہ کو مار مار کر جسم پر نشان بنادیے۔۔مومنہ کی چیخیں آسمان پر تھیں۔۔ مگر بے حس لوگوں نے جھانکنا بھی مناسب نہ سمجھا۔۔

تھک کر عامر بیٹھ گیا۔۔

میں اللہ سے شکایت لگاوں گی عامر۔۔میں اپنے اللہ کو بتاؤں گی۔ میرا اللہ پوچھے گا سب کو۔۔ وہ زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔روزہ رکھ کر چیخنے سے اس کا گلہ خشک ہو گیا تھا۔۔

عامر نے اس کی حالت دیکھی تو بوکھلا گیا۔

مومنہ چپ ہو جاو سوری پلیز مجھے غصہ آگیا تھا۔۔

اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگا اور تھوڑی دیر سینے سے لگا کر خاموش کروایا

سوری مومنہ مجھے معاف کر دو پتا نہیں کیا ہو جاتا ہے سوری آئی یندہ نہیں کروں گا پلیز۔۔۔

عامر کی منتیں کرنے پر مومنہ چپ ہو گ ئی۔۔وہ معافی مانگ رہا تھا مومنہ کو اس کا گڑگڑانا اچھا نہیں لگا اس لیے اسے معاف کر دیا۔۔

مگر یہ اختتام نہیں تھا۔۔

_***

ماں باپ کی لڑائی بچوں پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔۔اور یہی وجہ ہے معاویہ بھی بہت چڑچڑا اور ضدی ہو گیا تھا۔۔عامر سے دور رہنے لگا تھ۔۔مومنہ کو مارتے ہوئے معاویہ نے اسے دیکھا تھا اس لیے وہ عامر سے بری طرح خوفزدہ تھا وہ اس کے پاس جاتے یوں روتا جیسے نجانے کیا چیز ہو۔۔عام طور پر وہ اجنبیوں سے بھی دوستی لگا لیتا مگر عامر سے وہ بہت دور ہو گیا تھا۔۔۔

آخر عید بھی آگ ئی تھی۔۔مومنہ نے اس عید پر شوپنگ نہیں کی تھی معاویہ کے لیے شوپنگ کر کے وہ آ گ ئی تھی۔۔۔ عانز کہنے کے باوجود اس نے کچھ نہیں خریدا تھا اس کا من ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

۔***

دوپہر کا وقت تھا فجر کی نماذ سے فارغ ہو کر اس نے دم ہوا مرہم اپنے ان زخموں پر لگایا جو عامر کے مارنے سے بنے ہوئے تھے۔۔۔معاویہ سویا ہوا تھا۔۔مرہم لگا کر اس نے قرآن پاک اٹھایا اور صحن میں بیٹھ کر پڑھنے لگی۔۔۔

ایک جگہ رک کر اس نے آیت کو پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا۔

''اے ایمان والی عورتو اپنے چہروں کو ڈھکو۔''

اس آیت کو بار بار دوہراتی رہی پھر قرآن پاک بند کر کے ایک طرف رکھا اور الماری سے بہشتی زیور نکال کر پردے کے مسائل پڑھنے لگی۔۔۔

''توجہ فرمائیں

پردہ ہر عورت پر فرض ہے۔۔شادی شدہ یا غیر شادی شدہ کی کوئی گنجائش ھی نہیں ہے ہر عورت نے غیر محرم سے پردہ کرنا ہے۔۔۔غیر محرم کون ہیں؟

محرم رشتے

آپ کے والد، بھائی، سگے ماموں، سگے چاچو، دادا، سسر، شوہر، رضائی بھائی یعنی دودھ کا ساتھی، سوتیلا بھائی..بیٹا، ماں کے سگے ماموں اور چاچو، نانا، باپ کے سگے چاچو یا ماموں۔تایا ، سگا بھانجا اور بھتیجا اور انتہائی بوڑھا شخص جس کے اندر نفسانی خواہش ختم ہو چکی ہو۔۔۔،

اوپر دیے گے تمام رشتے محرم ہیں۔۔ان سے پردہ درست نہیں۔۔ان کے سامنے آپ چہرہ کھول سکتی ہیں۔۔۔

🔴مگران کے علاوہ کوئی کزن کوئی رشتہ دار حتیٰ کہ منگیتر بھی محرم نہیں

ہے۔۔ اس کے علاوہ کسی بھی مرد چاہے وہ چچا زاد ہو یا ماموں زاد خالو زاد

پھوپھا زاد کے سامنے بغیر پردہ نہں ں جانا چاہ ئی یے

خالہ کے شوہر۔پھپھو کے شوہر۔دیور جیٹھ شوہر کا بھانجا بھتیجا محرم ہر گز نہیں ہیں۔۔

🔴یاد رکھیں ایک بے نمازی عورت صرف خود جہنم میں جائے گی مگر ایک بے پردہ

عورت چار لوگوں کو اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جائے گی۔۔۔۔👇👇

"بھائی باپ شوہر اور بیٹا"

🔴دنیا کی عظیم عورتوں یعنی صحابیات نے عظیم مردوں یعنی صحابہ کرامؓ سے پردہ کیا تو کیا ہم

ان سے زیادہ پاکیزہ ہیں؟؟؟

جب حضرت محمد ﷺ نے ایک نابینا صحابی سے بھی پردہ کا حکم دیا تو کیا ہم آنکھوں والے

زیادہ نیک ہیں؟؟

جب اللہ نے کہہ دیا کے "اے ایمان والی عورتو پردہ کرو" تو پھر کیا بہانہ بچ جاتا ہے۔۔۔

بس جب کوئی تمہارا پردہ کرنے میں رکاوٹ بنے تو اسے بس اتنا کہو کہ پردہ کرنا میرے اللہ کا حکم ہے۔۔"

جیسے نماز فرض ہے ویسے پردہ بھی فرض ہے۔۔۔"

🌹لوگ باتیں بنائی یں گے لوگ گلہ شکوہ کریں گے کہ ہم سے کیا پردہ ہن تو اپنے ہیں۔ تم مت ڈگمگانا۔۔۔ چندہ جب تم مر جاؤ گی ۔۔ قبر میں چلی جاؤ گی تو یہی اپنے تمہارے لیے ایک بار بھی دعائے مغفرت نہیں کریں گے۔۔

دفنانے کے بعد تو سگے رشتے بھول جاتے ہیں تو یہ رشتے دار کیا یاد رکھیں گے۔۔۔

🌹جب عورت مر جاتی ہے تو اسکا جنازہ غیر محرم نہیں دیکھ سکتے یہاں تک کہ شوہر بھی صرف دیکھ سکتا ہے چھو نہیں سکتا۔۔ موت آتے ہی سارے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔۔ تو زندہ عورت کو بے پردہ گھومنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟؟

جاہل لوگوں کے جاہلانہ طعنے۔۔۔

فلانے کے سامنے کیوں نہیں گ ئی وہ تو اپنا ہی تھا۔۔🙄بندہ پوچھے اللہ کے حکم سے بھی بڑھ کر کچھ ہو سکتا ہے کیا؟؟؟😤🤬۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

اللہ ہم سب کو ہدایت دے اور پردہ کرنے والی عورتوں کی مدد فرمائے۔۔۔ آمین آمین

آمین آمین آمین آمین 🤲🤲🤲🤲🤲❤️❤️❤️❤️❤️❤️

مومنہ رضوان❤️❤️

مومنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گے تھے۔۔اسے یہ سب پہلے سے معلوم تھا مگر آج اسے لگ رہا تھا وہ پہلی بار یہ سب پڑھ رہی ہے۔۔ صحن میں بیٹھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

میں اللہ کو راضی کروں گی میں کروں گی پردہ۔۔۔

ایک عزم ک ساتھ کہتی آنسو پونچھ گ ئی تھی۔۔۔

رمضان کا مہینہ گزر گیا تھا۔۔اس دوران مومنہ نے شرعی پردہ شروع کر لیا تھا۔وہ کمرے سے باہر نکلتی تو نقاب کر لیتی۔۔گھر والوں نے تنقید کی اسے کافی کھری سنائی یں مگر اس نے کسی کی ایک نہ سنی ۔۔عامر کو اس کے پردے پر اعتراض نہیں تھا مگر وہ بھ یہی کہتا کہ رشتہ داروں سے ملا کرو۔۔مومنہ نے یہ کہہ کر اسے منا لیا کہ

میں آپ کے اصرار پر پردہ چھوڑ دوں گی لیکن قیامت والے دن اللہ کو جواب دے دینا۔۔اور اگر کسی نے مجھے بری نظر سے دیکھا تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔۔۔

مومنہ کی دلیلوں پر عامر چپ ہو گیا جانتا تھا کہ اب وہ نہیں مانے گی۔۔۔

عید بھی یوں ہی گزری سلمہ اور عرفان صاحب اس کے پردہ کرنے پر اور زیادہ بپھر گے تھے۔۔اور مومنہ اس کو اللہ کی آزمائش سمجھ کر صبر کرتی رہی۔۔۔ نماز قرآن شرعی پردہ شروع کر کے وہ اب پرسکوں ہو گئی تھی۔۔وہ اپنے رب کو راضی کرنا چاہتی تھی کیوں کہ وہ جانتی تھی دنیا کبھی خوش نہیں ہو سکتی۔۔۔

عید پر بھی وہ حجاب اور نقاب اوڑھے سب کے گھر گئی تھی۔۔۔ جس پر کافی لوگوں نے باتیں بھی کیں مگر مومنہ نے کان نہ دھرے۔۔۔ عامر بھی اس کا ساتھ دے رہا تھا جس پر سلمہ کو آگ لگی تھی اور اس نے اپنا جال بننا شروع کر دیا۔۔۔

❤❤❤۔

مومنہ ایک بات کرنی ہے ٹھنڈے دماغ سے سوچنا ٹھیک ہے؟۔

عامر مومنہ کو پاس بٹھا کر تصدیق کرنے لگا

بولیں کیا بات ہے۔۔۔

مجھے تم اپنے سونے کے کانٹے دے دو میں نے بائی یک خریدنی ہے پلیز۔۔۔

عامر نے منت بھرے لہجے میں کہا تو مومنہ ٹھٹکی

۔۔

دیکھیں میرے پاس صرف یہی جھمکے ہیں جو پاپا نے مجھے گفٹ دیے تھے۔۔باقی زیور میں اپنے میکے رکھوا کر آئی ہوں۔۔پلیز میں نہیں دے سکتی

مومنہ صاف انکار کیا

مومنہ مجھے بائی یک کی ضرورت ہے۔۔آفس جاتے ہوئے بہت پریشانی ہوتی ہے دیکھو تم تو منع نہ کرو میری مدد کر دو پلیز میں لوٹا دوں گا تمہیں بہت جلد۔۔

عامر نے مومنہ کے ہاتھ پکڑ کر منت کی۔۔تو مومنہ نرم پڑی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔مومنہ نے کان سے جھمکے نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیے۔۔اس نے دل

بہت بڑا کیا تھا اس کے شوہر سے زیادہ ضروری تو نہیں ہے سونا۔۔۔

۔۔۔بجلی تو اس پر تب گری جب اسے پتا چلا کو عامر نے جھمکے بیچ کر بائی یک نہیں لیا بلکہ

وہ پیسے عرفان صاحب کو دے دیے ہیں۔۔اس نے سلمہ اور عرفان کی

باتیں سن لیں تھیں۔۔

عامر یہ کیا کیا ہے آپ نے؟؟شرم نہیں آتی۔۔

مومنہ عامر کے پاس پہنچی اور آتے ہی برس پڑی

کیا ہوا؟عامر نے سوال کیا

جھمکے بیچ کر ابو کو پیسے دے دیے ہیں۔۔

مومنہ کی بات پر عامر بوکھلایا تھا

وہ وہ انہیں پیسوں کی ضرورت تھی نا اس لیے۔۔

تواپ میرا زیور بیچتے رہیں گے۔۔انہوں نے مجھے کیا دیا ہے۔۔کس حق سے وہ لوگ میری چیزیں بیچ کر کھا رہے ہیں۔۔آپ کو بھی شرم نہیں آئی۔۔مدد کرنی ہی تھی تو اپنی جیب سے کرتے نا۔۔مجھ سے جھوٹ بول کر فریب کر کے میرے جھمکے۔۔۔آپ کو پتا ہے مجھے تنے عزیز تھے وہ جھمک ئے۔۔۔

مومنہ کی آنکھیں پر نم ہو گ ئی تھیں

مومنہ بس کر دو یار۔۔جھمکے ہی رو تھے میرا باپ ہے وہ۔۔اگر لے لیے تو کونسی قیامت آ گ ئی ہے

عامر نے بے زار گی سے کہا۔۔

آپ کے باپ ہیں میرے نہیں جو میری چیزوں پر حق جتا رہے ہیں۔۔

مومنہ کی برداشت آج حد پر تھی۔۔۔

ہوش میں رہو مومنہ۔۔میں اپنے باپ کے متعلق کوی بکواس نہیں سنوں گا۔۔بلکہ تیرے جھنکے تجھے واپس کروں گا اور تجھے طلاق دوں گا۔۔بہت ہو گیا یہ ڈرامہ اب بسس۔۔۔

عامر غصے سے کہہ کر اٹھ کھڑا ہو

عامر۔۔۔مومنہ منہ پر ہاتھ رکھے چیخی تھی

کیا بکواس کر رہے ہیں۔۔۔منہ سے گندے الفاظ نہ نکالیں۔۔

نکالوں گا دیکھ تو آج بسس۔۔۔

عامر کہتا کمرے سے نکلنے لگا مگر مومنہ اس کے پیروں میں گر گئی۔۔۔

خدارا ایسا مت کریں میرا بچہ رل جائے گا میرے پاپا۔۔ نہیں نہیں عامر اپ سب رکھ لیں سب کچھ لے لیں مگر ایسا نہ کریں خدا کے لیے۔۔

مومنہ گڑگڑاتی اس کے پیروں میں پڑی تھی۔۔عامر ایک جھٹکے سے پیر چھڑاتا کمرے سے نکل گیا۔۔

اللہ جی پلیز میرا گھر بچا لیں میرا بچہ رل جائے گا میری پاپا۔۔اللہ میرے پاپا کی عزت تباہ ہو جائے گی لوگ انہیں طعنے کسیں گے۔۔۔اللہ جی پلیز۔۔۔۔

مومنہ وہیں سجدے مین گر کر اللہ سے دعا مانگ رہی تھی۔۔۔

عامر کمرے میں واپس لوٹا اور سوے ہوے معاویہ کو اٹھ کر دوسرے کمرے میں رکھا اور

واپس مومنہ کے پاس آگیا۔۔

مومنہ اپنا زیور ابو کو دے دو انہیں ضرورت ہے۔۔ وہ مطمئن سا اسے حکم دے

رہا تھا۔۔۔

عامر وہ میرے میکے پڑا ہے میں کیسے مانگوں ان سے۔۔

رونے سے اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔۔

بہانا کر لو مگر ساری بات نہ بتانا۔۔

عامر سرسری سا کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔ مومنہ کا ضبط ٹوٹا تھا بس نے بلال چاچو کو فون کر

کے ساری بات بتائی انہوں نے تسلی دی اور کہا

طلاق دیتا ہے تو دے دے یہ سب باتیں مجھے پہلے کیوں نھیں بتائیں میں علاج کرتا

ہوں ان کا

۔ کہہ کا کال کاٹ دی۔۔ مومنہ پریشان سی بیٹھی موبائل کو گھورے جا رہی تھی۔۔

شور کی آواز پر مومنہ ٹھٹکی وہ بھاگ کر سیڑھیوں پر گ ئی اور جھانک کر اوپر دیکھا تو

عرفان اور عامر بحث کر رہے تھے۔۔

بلال صاحب پوچھ رہے ہیں میں نے زیور مانگا ہے۔۔میں صاف مکر گیا وہ بہت غصے میں

تھے میں نے کہا تھا کہ اسے صرف دھمکی دینا مگر وہ لوگ تو سچ میں طلاق دے رہے ہیں۔۔

عرفان صاحب سر پکڑے بول رہے تھے

ابو اپ نے ہی کہا تھا کہ دھمکی دو اور اسے مارو۔۔اب خود ہی پریشان ہو رہے ہو۔۔اپ کی

خاطر میں اسے چھوڑ دو گا۔۔

عامر الفاظ مومنہ پر بجلی بن کر گرے تھے۔۔

وہ بھاگ کر اوپر گ ئی۔۔

اچھا تو یہ سب آپ لوگوں کی چال ہے۔۔شرم نہیں آئی میرے ساتھ یہ سب

کرتے ہوے۔۔اللہ کا خوف نہیں آیا۔۔

مومنہ پھٹ پڑی تھی۔۔آج حد ہو گ ئی تھی۔۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

اور آپ۔۔۔عامر سے مخاطب ہوی تھی۔۔

آپ چھوٹے بچے ہو جو باپ کے کہنے پر مجھے مار آ۔۔ کیا آپ کو صرف والدین کے حقوق ہی یاد ہیں۔۔بیوی کچھ نہیں ہے۔۔

اگر نہیں رہ سکتے میرے ساتھ تو ٹھیک ہے جا رہی ہوں میں۔۔۔مومنہ غصے سے کہتی مڑی اور پھر رک کر عرفان کی طرف پلٹی۔۔

اور آپ یاد رکھنا۔آپ کی بھی پانچ بیٹیاں ہیں۔۔میں بددعا نہیں دوں گی مگر میرے آنسو میں یہ بھی ڈوبیں گی۔۔میرا اللہ آپ کو نہیں بخشے گا۔۔۔انشا٦اللہ۔۔۔۔

مومنہ ضبط سے کہتی واپس مڑی۔۔۔اپنا سامان پیک کر کے اس نے معاویہ کو اٹھایا اور نچلے گیٹ سے نکل گ ئی۔۔۔ بلال چاچو اسے لینے پہلے ہی کھڑے تھے۔۔۔مومنہ کے ہی منع کرنے پر وہ اندر نہیں آئے تھے۔۔۔

❤❤❤❤۔

اس کو میکے آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔ اس دوران اسے عامر کا کوی فون نہیں آیا تھا۔۔شہزاد صاحب کو کسی بات کا علم نہیں تھا۔۔مگر مومنہ کا مرجھایا چہرہ دیکھ کر انہیں شک ہوا تھا۔۔

مومنہ معاویہ کے کپڑے تبدیل کر کے اسے ارسل کے ساتھ کھیلنے کو چھوڑ آئی۔۔کافی تھک گ ئی تھی اس لیے سونا چاہتی تھی۔۔پچھلے کچھ دنوں میں وہ سو بھی نہ سکی تھی۔۔

موبائ ل بپ پر وہ چونکی۔۔۔موبائ ل اٹھا کر دیکھا تو عامر کی کال تھی۔۔۔ اس نے کال کاٹ دی۔۔مگر کال مسلسل آنے لگی۔۔

تنگ آکر اس نے فون اٹھا ہی لیا

مومنہ۔۔۔عامر کی شکستہ سی آواز سنائی دی

اسلام و علیکم۔۔مومنہ نے اسے جتاتے ہوے سلام کیا

وعلیکم سلام کیسی ہو؟ عامر یقیناً مسکرایا تھا۔۔

ٹھیک ہوں بتائی ٦ں کیسے یاد کیا؟۔ مومنہ نے ضبط سے کہا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ رو دے۔۔اتنے دنوں بعد عامر کی آواز سن کر اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔

میں آرہا ہوں تمہیں لینے۔۔۔ عامر نے بتایا تھا کہ سوال کیا تھا۔۔

کیوں؟ یک لفظی سوال

نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔عامر نے بھرائی آواز م٦ں کہا

ایک ہفتہ ہی ہوا ہے بس۔۔۔ مومنہ نے یاد دلایا۔۔

اب ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتا۔۔ عامر کی آواز ٹوٹ رہی تھی۔۔

آجائیں روکا کس نے ہے۔۔؟

ضبط کے باوجود اس کا آنسو گال پر لڑھکا تھا۔۔

مومنہ نے موبائل کان سے ہٹایا اور آنسو صاف کرنے لگی۔۔

مت رو۔۔عامر کی آواز پر وہ اچھلی تھی۔۔

عامر۔۔۔اس نے سر اٹھایا تو وہ دروازے میں کھڑا تھا۔۔۔

مومنہ۔۔۔۔میری جان۔۔۔۔عامر کی آنکھیں رونے سے سوجی ہوی تھیں۔۔۔مومنہ یک دم بھاگ کر اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔

عامر۔کہاں تھے آپ پتا ہے کتنا یاد کیا آپ کو۔۔۔

مومنہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔

کیوں آگئی۔۔۔ ذرا بھی خیال نہیں آیا میرا؟

وہ گلے کرنے لگا تھا

عامر سب ٹھیک ہے نا؟ مومنہ نے خدشے کے تحت پوچھ۔

عامر نے اسے کرسے پر بٹھایا۔۔۔چلو میرے ساتھ واپس۔۔۔

***۔

مومنہ کے گے آج دوسرا دن تھا۔۔عامر کا غصہ اب ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔وہ اپنے کیے پر پچھتا رہا تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔۔

وہ اٹھ کر عرفان کے کمرے میں گیا۔۔جو سر پکڑے بیٹھے تھے۔۔دو دن سے وہ سو نہیں سکے تھے۔۔مومنہ کی دے بدعا ان کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔

"میرے آنسو ان کو بھی ڈبوئیں گے۔"

خود کی بیٹی پر بات آئی تو ان سے برداشت نہیں ہوا تھا۔۔ انہیں خوف آرہا تھا یہ سوچ کر کہ ان کی بیٹیاں بھی یوں ہی تڑپیں گی روئیں گی ذلیل ہوں گی۔۔۔۔

ابو کیا ہوا پریشان کیوں ہیں۔؟

عامر کی آواز پر انہوں نے سر اٹھایا

عامر تو اسے واپس لے آ۔۔ عرفان کی بات پر عامر حیران ہوا

آپ کو ہی شوق تھا اسے طلاق دلوانے کا۔اب کیا ہوا؟

عامر پاس چارپائی پر بیٹھتے ہوئے طنزیہ بولا

میں نے صرف دھمکی دینے کو کہا تھا۔۔مجھے لگا تھا کہ وہ ڈر جاے گی اپنا گھر بچانے کے لیے ہماری ہر بات مانے گی مجھے کیا پتا تھا کہ وہ اپنے خرانٹ باپ کے پاس چلی جاے گی۔۔ وہ وہ شخص مجھے مار دے گا۔۔

اس کا باپ مجھے نہیں چھوڑے گا۔۔۔

عرفان صاحب پاگل لگ رہے تھے۔۔

ابو کیا مطلب ہے آپ کا؟

عامر نے الجھ کر پوچھا

میں نے اس کے باپ سے بہت قرضہ لیا ہوا ہے۔۔بلال صاحب میرے سین ئی یر ہیں وہ مجھے نوکری سے نکلوا دیں گے۔۔ اس کا باپ مجھے مارے گا ساری عمر عدالتوں میں گسیٹے گا۔۔،چار لوگوں میں میری جو عزت ہے وہ ختم ہو جاے گی۔۔ تیرے لیے میں اپنا سب کچھ داو پر نہیں لگا سکتا۔۔۔

عامر منہ کھولے حیرت سے اپنے مطلب پرست باپ کو دیکھ رہا تھا جس نے اپنے مطلب کی خاطر ایک معصوم کی زندگی برباد کردی تھی۔۔اگر عامر غصے میں اسے طلاق دے دیتا تو۔۔۔یہ سوچ کر ہی عامر کی جان نکل رہی تھی۔۔۔۔

عامر تو اسے لے آو واپس۔۔۔بس اس کے باپ کو کھ مت بتانا وہ مار دے گا مجھے۔۔۔تو بول دینا کہ تم دونوں کی لڑای ہے میرا نام نہ لگانا پلیز۔۔۔

عرفاں صاحب نجانے اسے اور کیا کیا کہتے رہے مگر وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا رہ گیا

بس ابو بس۔۔بہت کرلیا اپ نے میں اپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔

وہ ایک دم غصے سے چھنگاڑا تھا۔۔میں اپ کو باپ سمجھ کر اپ کی ہر بات مانتا تھا اور اپ نے کیا کیا۔۔اپنے مطلب کے لیے مجھے استعمال کرتے رہے۔۔۔میری غلطی یہ ہے کہ میں ماں کے بعد باپ کو کھونے کے ڈر سے آپ کی ہر بات مانتا رہا مگر اج پتا چل رہا ہے کہ ماں مر جائے تو باپ بھی سگا نہیں رہتا۔۔ابو اپ اس حد تک جائیں گے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔اچھا نہیں کیا اپ نے مجھے بڑھا کر ایک معصوم کی زندگی تباہ کر رہے تھے آپ۔۔؟؟

عامر نے افسوس سے سر ہلایا۔اسے آج شدید صدمہ ہوا تھا۔۔غصہ آرہا تھا خود پر کہ اس نے اپنی عقل استعمال کیوں نہیں کی؟؟؟؟

آپ کی باتوں میں آکر میں نے اس کے ساتھ کتنی زیادتی کی۔۔ عامر غصے سے کہتا واک اوٹ کر گیا اور عرفان نے دوبارہ سر ہاتھوں میں گرالیا۔۔۔

**-

اس دن کے بعد عامر کو چپ لگ گئی تھی۔۔اس میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ مومنہ سے معافی مانگ پاتا۔ کس منہ سے اس کے سامنے جاتا۔۔۔

وہ بہت اکیلا ہو گیا تھا۔۔۔اسے کھانے کو بھی کوئی نہ پوچھتا تھا۔۔ کبھی خود ہی کچھ نہ کچھ کر لیتا اور کبھی بھوکا سو جاتا۔۔۔

اب جب وہ آفس سے لوٹتا تو کوئی اسکے انتظار میں نہ بیٹھا ہوتا تھا۔۔اندر آتے ہی اس کے سینے سے لگنے والی مومنہ اور پیروں سے لپٹنے والا معاویہ کہیں کھو گئے تھے۔۔

بابا مما کی صدا اب اس گھر میں نہیں گونجتی تھی۔۔اسے پانی پلانے والی مومنہ اسے کھانا دینے والی مومنہ اب یہاں نہیں تھی۔۔۔کوی نہیں تھا جو اس کے سین سے لگ کر اپنے دل کا حال اسے سناتا اور دس بار اسے پوچھتی کہ عامر مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نا۔۔۔

مومنہ کو وہ ہمیشہ کہتا۔۔۔بھلا روح کے بغیر بھی جسم کسی کام کا ہوتا ہے؟

آج وہ اپنی ذوح کے بغیر جسم لیے بیٹھا تھا۔اور وہ واقعی زندہ نہیں تھا۔۔۔

اللہ یہ کیا ہو گیا مجھ سے۔۔۔مومنہ لوٹ آؤ میں نہیں جی سکتا مر جاوں گا۔۔

اس نفرت ہونے لگی تھی اپنے وجود سے۔۔۔

آخر تھک کر اس نے ہمت جمع کی اور شہزاد صاحب کے پاس جا پہنچا۔۔۔

ان سے گڑگڑا کر معافی مانگی اور مومنہ کو لے جانے کی اجازت مانگی۔۔ شہزا صاحب نے ایک شرط اس کے سامنے رکھی جسے اس نے مان لیا۔۔

اور اب وہ مومنہ کے سامنے تھا۔۔۔

مومنہ معاویہ کو اٹھائے عامر کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔۔ ان دونوں کو

آتا دیکھ کر سب لوگ چونکے۔۔

آگئی منحوس ہمارا سکون برباد کرنے۔

اریبہ نے بدلحاظی کرتے ہوئے مومنہ کو کہا

مومنہ خاموش رہی۔۔۔ عامر اریبہ کے الفاظ سن کر ضبط نہ کر سکا اور آگے بڑھ کر ایک

زوردار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا۔۔اریبہ کے چودہ طبق روشن ہو گے۔۔

عامر یہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔ عرفان صاحب غصے سے آگے بڑے۔۔۔

یہ میں بتاتا ہوں کہ کیا بے ہودگی ہے۔۔۔

شہزاد صاحب کی رعب دار آواذ پر سب پر سکتہ طاری ہو گیا۔۔۔

بلال صاحب شازیہ بیگم اور شہزاد صاحب ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

آآپ۔۔آئی یے ن نا۔۔۔ عرفان صاحب کی زبان لرزنے لگی تھی۔۔وہ بمشکل خود

پر قابو کر کے بولے۔۔۔

آرہے ہیں فکر مت کرو۔۔۔

شہزاد صاحب کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھ گ ئے۔۔۔ ان کا چہرہ اس قدر سنجیدہ تھا کہ دیکھنے والا بغیر غلطی کے ہی گھبرا جاتا ۔۔

شازیہ بیگم اور بلال صاحب بھی ایک طرف بیٹھ گ ئے۔۔

مومنہ مکمل پردے میں بیٹھی تھی۔۔ وہاں گھر کا ہر فرد موجود تھا۔۔

عامر آج اصلی مرد لگ رہا تھا۔۔ جس کے چہرے پر بلا کا رعب نظر آرہا تھا۔۔ عرفان صاحب کو آج اپنی زندگی کا آخری دن لگا تھا۔۔۔

جاو سلمہ کچھ کھانے کا بندوبست کرو۔۔۔ عرفان نے سلمہ کو آرڈر دیا تو وہ ایک دم اٹھ کھڑی ہوی۔۔

شہزاد صاحب سنجیدگی سے بیٹھے رہے۔۔ عرفان صاحب نے ادھر ادھر کی کافی باتیں کیں مگر وہ خاموش رہے۔۔

بلال صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

ابو مجھے جائی یداد میں سے حصہ چاہئی یے۔۔۔

عامر کی سخت گیر آواذ پر وہاں موجود عرفان صاحب کے تمام نفوسوں کو سانپ سونگ گیا۔۔۔

عامر لیکن یہ۔۔۔۔۔ عرفان صاحب کی بات شہزاد صاحب نے کاٹی تھی۔۔۔

ایک مہینے کا وقت ہے۔۔ پھر نہ کہنا کہ بتایا نہیں۔۔

عرفان صاحب کپکپاتے ہاتھوں سے پسینہ صاف کر کے رہ گے۔۔۔

شہزاد صاحب بلکل ٹھنڈے دماغ سے بات کر رہے تھے اور یہ مومنہ کی وجہ سے تھا۔۔ مومنہ نے کافی منتیں کر کے انہیں پر سکون رہنے کا کہا تھا۔۔۔

سلمہ نے کھانا ان کے سامنے لگایا تو شہزا صاحب نے انکار کر دیا

مگر ہم نے کھانا بنالیا ہے کھالیں تھوڑا سا۔۔۔

ذیشان نے آگے بڑھ کر کہا۔۔۔

شہزاد صاحب نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی تو وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔۔۔

ذیشان ابھی شہزاد صاحب سے واقف نہیں تھا اس لیے اسے غصہ آ رہا تھا کہ وہ اس طرح رعب کیوں جما رہے ہیں۔۔۔

دیکھیں شہزاد صاحب آپ کی بیٹی کوی افلاطون نہیں ہے جو اسے جائی یداد دی جاے ہم لوگ بھی ہیں ۔۔۔۔

ذیشان نے دانت پیستے ہوے کہا

اچھا تو تم لوگ کیا کر لو گے۔۔۔

شہزاد صاحب نے اسے مزید تپایا

آپ خود کو زیادہ اونچی ہستی نہ سمجھیں۔۔۔اور شرافت اسی میں ہے کہ اپنی بیٹی کو سمجھائی یں بڑی پارسا بنتی ہے۔۔

ذیشان اب بدلحاظی پر اترا تھا۔۔ عرفان صاحب نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا مگر وہ نظر انداز کر گیا۔۔۔

شہزاد صاحب ایک جھٹکے سے اٹھے اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔۔۔ان کے بھاری ہاتھ نے اس کے ایک دانت کو باہر آنے پر مجبور کر دیا۔۔

میری بیٹی کے بارے میں ایک لفظ نہیں سمجھے۔۔۔یا سمجھاوں؟

شہزاد صاحب نے اسے غصے سے گھورتے کہا اور دوبارہ کرسی پر براجمان ہو گ ئے۔۔

سب نفوس دم سادھے دیکھ رہے تھے۔۔بلال صاحب بھی خاموشی سے سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

ذیشان ایک تھپڑ کھا کر ہی ہلکا ہو گیا۔۔۔اس نے وہاں سے جانے میں ہی عافیت جانی اور باہر نکل گیا۔۔۔

بہت برداشت کر لیا اب اور نہیں۔۔۔ایک مہینے کے اندر اندر جائیداد میں حصہ دو ۔۔۔ورنہ انجام کے ذمہ دار خود ہو گے۔۔۔

شہزاد صاحب کی دھمکی آمیز لہجے پر عرفان صاحب نے فوراً ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

_***

مومنہ فریش ہو کر باہر نکلی تو آمنہ کو وہاں کھڑے پایا۔۔۔ اسے نظر انداز کر کے وہ جان لگی تو آمنہ کی آواز پر رک گ ئی۔۔

مومنہ تم خود کو کیا سمجھتی ہو۔۔میرے باپ کی بے عزتی کر کے وہ لوگ چلے گے ہیں تم دیکھنا کرتی کیا ہوں میں۔۔۔تیری اتنی اوقات۔۔۔۔آمنہ کے ڈائی لاگ ابھی پورے نہیں ہوے تھے کہ عامر نے اس کے بال اپنے ہاتھوں مں جکڑ لی ئے۔۔۔

خبر دار جو ایک اور لفظ بھی کہا۔۔۔

مومنہ ایک دم بوکھلا کر آگے بڑھی۔۔۔

عامر چھوڑیں جانے دیں اسے پلیز۔۔۔

مومنہ نے عامر کو پیچھے کیا۔۔۔

بال چھڑاتے ہی آمنہ وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔مومنہ عامر کو پر سکون کرنے لگی۔۔۔

کی کرتے ہیں آپ بھی۔۔۔چھوڑیں پانی پی ئی ں۔۔۔

مومنہ سے پانی کا گلاس تھماتے بولی۔۔

اوے ہوے بڑی چمک رہی ہو خیر ہے۔۔

عامر نے مسکرا کر اسے چھیڑا۔۔

مومنہ شرما کر رہ گ ئی۔۔۔

***

ایک ماہ میں ہی جائی یداد عامر کے نام ہو چکی تھی۔۔ جائی یداد کیا تھی بس تھوڑی سی زمین تھی۔۔۔عامر نے وہ زمین بیچ کر اپنا ایک الگ گھر خریدا۔ جس گھر میں وہ لوگ پہلے رہتے تھے۔۔وہ دو کمرے عامر نے کرائے پر دے دیے۔۔۔ یوں وہ لوگ اپنے الگ گھر میں شفٹ ہو گے۔۔۔

مومنہ نے اپنے دل سے ساری خلشیں نکال دی تھیں۔۔۔اس نے سب کو معاف کر دیا تھا۔۔۔اپنے گھر میں وہ پر سکون رہنے لگی تھی۔۔۔عامر اس کا بہت خیال رکھتا۔۔ ان دونوں کی تھوڑی بہت لڑائی وغیرہ ہو جاتی تھی مگر جلد ہی عامر معذرت کر لیتا تھا۔۔۔آخر ایسی کونسی جگہ ہے جہاں لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے۔۔۔

وہ اپنے گھر میں خوش تھی۔۔۔

شہزاد صاحب نے عرفان صاحب کا کوی نقصان نہیں کیا تھا نہ ہی انہیں برا بھلا کیا تھا۔۔۔مومنہ نے اپنا فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا....

۔***

عرفان صاحب کی نوکری اور عزت بچ گے تھے۔۔شہزاد صاحب نے انہیں صرف دھمکی دینے پر اکتفا کیا کہ آئی یندہ مومنہ کو کسی نے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی تو لحاظ نہیں ہو گا۔۔۔

ایک سال ہو چکا تھا۔۔عامران کے ہاں نہیں آتا تھا۔۔ کبھی کبھار ملاقات ہو جاتی تو حال احوال کی حد تک وہ بات کر لیتا تھا۔۔

جو بھی تھا وہ ان کا بیٹا تھا اور وہ بیٹے کو کھو کر بہت دکھی تھے۔۔۔

ان کے سر پر آسمان تو اس دن گرا تھا جب انہوں نے سلمہ کو فون پر اپنی بہن سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔۔۔

وہ اپنی ساری پلیننگ اسے بتا رہی تھی۔۔

"مومنہ کو گھر سے باہر کر کے اب وہ نائی لہ کو بھی نکال باہر کریں گی۔۔۔ لڑکیوں کی شادی کروا کر انہیں سسرال کا کر دیں گی اور پھر ارسلان کی شادیاں کروا کر اسے بھی الگ کر دیں گی۔۔اپنے شوہر کو مٹھی میں کر کے رکھیں گی اور سارے

گھر پر راج کریں گی۔۔۔ساری صاف صفائی ہو جانے کے بعد اپنی دو غریب بہنوں کو وہ اسی گھر میں منتقل کروادیں گی۔۔ان کی سازش کی وجہ سے مومنہ اس گھر سے نکل گئی۔۔اور ساتھ ساتھ عامر نے بھی منہ موڑ لیا۔۔۔ عرفان صاحب کو ساری سازش پتا چلنے پر انہیں معلوم ہوا کہ ان کی بیوی انہیں استعمال کر رہی تھی۔۔۔

اس دن کے بعد وہ خاموش رہنے لگے تھے۔۔۔وہ چاہ کر بھی اب سلمہ کو نہیں چھوڑ سکتے تھے کیوں کہ اب ان کے چھوٹے اور بچے بھی تھے۔۔۔انہیں اپنی غلطیوں کا شدت سے احساس ہوا تھا اس دن۔۔۔۔

_***.

#پانچ_سال_بعد۔

ابو بہت مارا انہوں نے۔۔کیا کروں نہیں رہنے ہوتا۔۔وہ مجھے طلاق بھی نہیں دیتے ہیں۔۔۔

رابعہ فون پر عرفان صاحب کو اپنے سسرال میں ہونے والی اذیتوں کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔اور عرفا صاحب گم سم سے کہیں اور پہنچ گے تھے۔۔۔

جب مومنہ کو مارا گیا تھا۔۔ کتنی اذیت ہوی ہوگی اس ئے۔۔

وہ آہ بھر کر رہ گے۔۔۔

بس کردو رابی شادی ہو گ ئی ہے اب جان چھوڑ دو۔۔یہ دکھڑے سنانے فون نہ کیا کرو اپنے بھی بہت کام ہوتے ہیں۔۔۔

سلمہ نے بے زارگی سے کہتے فون لے کر کاٹ دیا۔۔

ان پانچ سالوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔۔رابعہ کی شادی ہو گ ئی تھی۔۔آئے روز اسے سسرال والے اس کی زباندرازی کی وجہ سے تنگ رہتے تھے اور کبھی کبھار اس کا شوہر غصے میں اسے مار دیتا تھا۔۔۔عرفان صاحب کچھ بھی کرنے سے قاصر تھے۔۔۔

اریبہ نے پسند کی شادی کر لی تھی۔۔۔اس کے سسرال والے اسے سرے سے میکے آنے ہی نہیں دیتے تھے۔۔شادی کے دو سال بعد بھی وہ آئے روز عرفان صاحب سے

کبھی گاڑی کبھی فریج کبھی کس چیز کی ڈیمانڈ کرتے رہتے اور عرغان صاحب کی گنجائش نہ تھی وہ یہ سب دے پاتے سوار یہ ان سب کی سزا سسرال میں بھگتی رہتی۔۔۔

آمنہ کی بھی دوماہ پہلے شادی ہوگئی تھی۔۔۔ اس کے شا شوہر باہر کے ملک ہوتا تھا اور فیملی بڑی ہونے کی وجہ سے آمنہ بس ان کی خدمتوں میں لگی رہتی۔۔۔ وہ تو جیسے نوکرانی بن کر رہ گئی تھی۔۔۔

سلمہ الگ پریشان تھی کیوں کہ اس کی سگی اولادیں اس قدر باغی تھیں کہ وہ حسرت کرتی کہ کاش یہ پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے۔۔۔۔۔

ایک مثبت بات یہ ہوئی تھی کہ مومنہ نے عامر کو منا کر عرفان صاحب سے رشتہ بحال کر لیا تھا۔۔اب وہ اکثر آتے جاتے رہتے اور عرفان صاحب کی خوب خدمت کرتے تھے۔۔۔ نائلہ اور اسکا شوہر بھی جائیداد میں حصہ لے کر کراچی شفٹ ہو گے تھے۔۔۔ دوسال ہو گے تھے ایک بار بھی فون کر کے حال نہیں پوچھا تھا۔۔۔

عرفان صاحب ہر وقت پریشان رہتے۔۔۔۔مکافات عمل نے ان کی کمر توڑ دی تھی۔۔۔

.&&&.

مومنہ کے تین بچے ہو گے تھے۔۔معاویہ کے بعد ایک بیٹی خدیجہ اور ایک بیٹا امیر حمزہ کی پیدائش ہوئی تھی۔وہ اپنی مکمل فیملی میں بہت خوش تھی۔۔۔

بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔اور سب سے بڑی بات مومنہ ابصرف اللہ سے لو لگاے رکھتی تھی ۔۔۔اس نے عامر کو بھی اللہ کے رنگ میں رنگ دیا تھا۔۔وہ دونوں میں بیوی اپنی نوک جھوک کے ساتھ خوشگوار زندگی گزار رہے تھے۔۔

❤❤❤۔

کچھ باتیں کہنا چاہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

*بہت سے لوگوں نے مجھے کہا کہ مومنہ کو طلاق لینی چاہئے ہے ۔۔۔ چلیں ذرا سوچیں اگر مومنہ طلاق لے لیتی تو کیا ہوتا۔۔۔اس کے ابو جب تک زندہ رہتے اسے کھلاتے اس کا سایہ بنتے۔۔ پھر ان کے بعد اس اکیلی لڑکی کا سہارا کون بنتا۔۔۔سچ تو یہ ہے کہ ایک طلاق یافتہ عورت ماں باپ پر بھی بوجھ بن جاتی ہے۔۔۔اور لوگوں کو بھی الگ بہانہ مل جاتا ہے

باتیں کرنے کا۔۔۔معاویہ باپ کی شفقت سے محروم ہو جاتا۔۔اس کی زندگی کتنی کمتریوں سے گزرتی یہ تو آپ جانتے ہی ہیں۔۔۔۔میں یہ نہیں کہتی کہ حق کے لیے نہ بولیں۔۔۔۔بولیں ضرور بولیں اگر آپ کا شوہر سب کچھ جان کر بھی اپ کو عزت نہیں دیتا بلکہ ہر وقت مار پیٹ اور گالیا بکتا ہے تو اپنی زندگی جہنم نہ بنائیں۔۔بلکہ اپنے لیے سٹینڈ لیں ۔۔۔مومنہ نے صبر کیا اور اللہ نے اسے صبر کا صلہ دیا۔۔۔اگر یوں ہی ذرا ذرا بات پر طلاقیں ہونے لگیں تو کوی بھی گھر نہ بس سکے۔۔۔ * "کہتے ہیں نا کچھ پانے کے لی کچھ کھونا پڑتا ہے۔۔۔"*

دوسری بات۔۔۔کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ نوکری کر لینی چاہیے۔۔۔ چلیں سوچیں۔۔۔مومنہ نوکری کر لیتی تو عامر اس کی طرف سے لاپرواہ ہو جاتا۔۔نہ اس کے خرچے اٹھاتا نہ گھر کے خرچے پورے کرتا بھئی وہ خود کماتی ہے تو خود ہی خرچہ اٹھائے۔۔اور دوسرا اس کے باہر جا کر نوکری کرنے سے اسے کتنی نظروں کا سامنا کرنا پڑتا۔۔اور سلمہ کو اس پر الزام لگانے کو موقع مل جاتا۔۔۔طرح طرح کی باتیں ہوتیں۔۔۔۔

تیسرا یہ کہ مومنہ نے عامر کو جلدی معاف کیوں کر دیا۔۔۔اس لیے کیوں کہ وہ عورت تھی۔۔۔وہ محبت کرتی تھی اپنے شوہر سے اور عورت ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔عامر کے لیے اپنوں کی لگی ٹھوکر کافی تھی۔۔۔

یہ حقیقت ہے میں نہ حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے۔۔۔یہ ہر گھر کی کہانی ہے۔۔ کئی جگہوں پر تو اس سے بھی برتر حالار ہیں۔۔ مگر ایک عورت اپنی اولاد کی خاطر سب سہہ جاتی ہے۔۔۔ شادی انسان کا آخری اور اہم فیصلہ ہوتا ہے۔۔اچھا نکلے تو زندگی جنت ورنہ جہنم ہو جاتی ہے زندگی۔۔۔

خلاصہ یہ کہ اللہ سے لو لگا لو اور صبر کا دامن پکڑ لو۔۔ پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔ مومنہ نے اللہ سے لو لگا لی تو اللہ نے اس پر اپنی رحمت کا سایہ کر دیا۔۔۔

اللہ اپنی مخلوق کو بھولتا نہں ہے وہ سب جانتا ہے۔۔ ❤️بس اللہ کبھی دے کر آزماتا ہے اور کبھی لے کر۔۔۔❤️

ختم شد

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

خُتم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959